بسم اللہ الرحمن الرحیم

245

ماہ نامہ

علم و عمل لاہور

رمضان کریم ۱۴۴۵ھ

مارچ 2024ء

جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور کا دینی، اصلاحی تبلیغی و تحقیقی رسالہ

ماہِ رمضان کیا ہے؟ 19

ماہِ رمضان کو غنیمت سمجھیے! 13

تراویح کا اہتمام کیجیے! 31

1 رمضان میں پروڈکٹ اچھی ہونی چاہیے!

12 احساسِ ذمہ داری پیدا کیجیے!

17 چھوٹے چلّے کی قدر کرلینی چاہیے

25 قرآن کریم میں حلال و پاکیزہ کھانے کی تاکید

11 اِمتحانات میں کامیابی کے لیے چند اعمال اور گُر

16 روزہ افطار کروانے میں 5 باتوں کا خیال رکھیے!

ذکر اللہ کی قدر کریں
خواتین کی اصلاح کا طریقہ 9+10

خواتین کے لیے جنت میں جانے کے راستے 29

جہنم کے سات طبقات (دروازے) سات اعضاءِ انسانی طریقہ نجات 33

دین کے کام میں آگے بڑھیے، رسالہ برائے ریکارڈ اپنے پاس محفوظ کیجیے، دُوسروں کو لگوادیجیے، یا بتادیجیے تاکہ وہ اس دینی علمی تحفہ سے فائدہ اُٹھاسکیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

ماہِ رمضان میں پروڈکٹ اچھی ہونی چاہیے!

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ

جب بھی کوئی بندہ فیکٹری لگاتا ہے یا دنیا کی مصنوعات (پروڈکٹ) تیار کرتا ہے تو اس لیے اچھی بناتا ہے تاکہ اس پر کمائی اچھی کی جاسکے۔ پیسہ زیادہ سے زیادہ مل سکے۔ اس میں ڈیفکٹڈ (نقص والا) مال نہ لیا جاتا ہے اور نہ دیا جاتا ہے، کیوں کہ مطلوب نہیں ہوتا۔ تو ماہِ رمضان شریف جو کہ نیکیوں کا سیزن ہے اس میں جو پروڈکٹ (مصنوعات اور نیو مال) آخرت کا تیار کریں تو اس میں بھی نقص نہیں ہونا چاہیے۔ ماہِ رمضان شریف کی پروڈکٹ اللہ تعالیٰ نے چیک کرنی ہے اور اس میں ہلکا پھلکا نقص چل جائے گا، لیکن اپنی لگن، شوق، ولولہ اور محبت نظر آنی چاہیے۔ اور ماہِ رجب و شعبان میں اس پروڈکٹ کی تیاریاں کرلینی چاہئیں۔

اگر خدانخواستہ ماہِ رجب و شعبان میں کچھ نہیں کر سکے تو

آیئے! فوری پوری توجہ دیں اور تمام لوازمات کے ساتھ آخرت کی پروڈکٹ تیار کرنی شروع کریں جس میں رأس المال... روزہ، فرض نماز اور تراویح کی نماز اور تلاوتِ قرآن کریم، سحری، افطاری اور اس میں دُعائیں مانگنا شامل ہیں۔

مزید پروڈکٹ خوب صورت کیسے ہو؟

کیمیکل (تدبیریں) شامل کرنی پڑیں گی۔ اور اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ نوافل کو شامل کیا جائے، اور تلاوت بڑھائی جائے اور رأس المال میں غلط چیزیں شامل ہونے سے بچائی جائیں۔ مثلاً جہاں سرسوں کا تیل لگانے کی ضرورت ہے وہاں مٹی کا تیل نہ لگایا جائے۔ یعنی کسی بھی پروڈکٹ (نیک عمل) میں دکھاوا نہ ہو اور سنت کے خلاف نہ ہو اور موقع کے مطابق ہو اور قرآن وحدیث سے ثابت عمل ہو پھر جو پروڈکٹ تیار ہو گی اس کا کیا کہنا ہے؟ اور اس کی کمیت وکیفیت (یعنی تعداد اور رُوحانیت) دونوں باکمال اور لاجواب ہوں گی اِن شاء اللہ تعالیٰ۔ یعنی پروڈکٹ آپ نے تیار کی۔ مثلاً ایک لاکھ پیس لیکن اللہ تعالیٰ جل شانہ اِس آخرت کی پروڈکٹ میں ایسی برکت ڈالتے ہیں کہ بندہ کے ذہن میں ایک لاکھ پیس ہوتا ہے مگر آخرت میں وہ 99 کھرب پیس نکل آتے ہیں یہ ہوتی ہے بابرکت پروڈکٹ اور رب تعالیٰ کی طرف سے انعام شامل۔

دائمی زندگی کا دائمی سکہ

ایسی سوچیں سامنے رکھی جائیں تو ماہِ رمضان بھی قیمتی بن سکتا ہے اور ہماری نہ ختم ہونے والی زندگی کی پروڈکٹ بھی بڑھ سکتی ہیں اور دائمی زندگی کا دائمی سکہ یوں حاصل کیا جاسکتا ہے۔

آیئے اسی ماہِ رمضان میں قدم بڑھایئے اور اپنی لازوال زندگی میں جینا عمدہ بنایئے اور یہ پروڈکٹ دنیا ہی میں تیار ہوسکتی ہے، آخرت میں نہیں بنے گی جو کہ آخرت میں مل سکتی ہے مگر اس کے ذرائع ختم کر دیئے جائیں گے یعنی دُنیا میں آخرت کمائی جاسکتی ہے مگر آخرت میں جا کر آخرت نہیں کمائی جاسکتی۔ اس لیے ہمیں یہیں دُنیا میں رہتے ہوئے عملی اقدامات کرنے پڑیں گے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیاد

حضرت مولانا حکیم الامت مجدد الملت شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ | مسیح الامت حضرت مسیح اللہ خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ | عارف باللہ حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ | شیخ المشائخ الحاج محمد عشرت علی خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ برکتِ چہار سلسلہ: چشتیہ، نقشبندیہ، سُہروردیہ، قادریہ

بابرکتِ دعا
شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی محمد سرور رحمہ اللہ تعالیٰ
بانی جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

زیرِ سرپرستی
شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ
شیخ الحدیث دارالعلوم کراچی

مدیر
محمد عتیق الرحمٰن
مہتمم و ناظم جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

مولانا عبدالرحیم
نائب ناظم جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور
0321-4200041

دینِ حق کا ترجمان

ماہنامہ علم و عمل لاہور

245

جلد نمبر: 22
شمارہ نمبر: 05

رمضان کریم ۱۴۴۵ھ / مارچ 2024ء MONTHLY ILM-O-AMAL

مشیرانِ گرامی

مفتی محمد حسن صاحب استاذ الحدیث، جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور
مولانا عبدالرحمٰن صاحب مدرس: جامعہ اشرفیہ لاہور
قاری محمد اسحاق صاحب، مدیر: ماہنامہ "محاسن اسلام"، ملتان
مولانا مفتی محمد نوید خان صاحب، مدرس: جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور
مولانا محمد عمر فاروق صاحب، مدرس: جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور
مولانا محمد طیب الیاس صاحب، مدرس: جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

آپ اپنے رسالہ ماہنامہ "علم و عمل"، لاہور جو کہ خالصتاً دینی، علمی، تحقیقی، بزرگوں کا اعتماد شدہ، اکابرین و مشائخ کا پسندیدہ رسالہ ہے کو پڑھ کر گھر میں ایسی جگہ رکھیے جہاں آنے والے مہمان بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں، اور اگر آپ مزید اپنے لئے صدقہ جاریہ بنانا چاہیں تو کم قیمت پر خرید کر تقسیم کیجیے اور اپنے دوستوں، عزیزوں کو بتا دیجیے یا لگوا دیجیے

سرکولیشن مینیجر: مولانا زین العابدین صاحب، فون: 0331-4546365
معاون مدیر: مولانا محمد نوید جاوید صاحب، فون: 0302-4143044
مسئول عمومی امور: مولانا محمد سرور صاحب، فون: 0322-8405054

قیمت فی شمارہ... 50 روپے

قیمت سالانہ... (مع ڈاک خرچ) 600 روپے

رقم منی آرڈر یا دستی بھیجیے۔ رقم پہنچنے پر رسالہ جاری کیا جاتا ہے

مدیر ماہنامہ علم و عمل نے ایشین پرنٹرز سے شائع کروایا

یہ رسالہ کسی کو ہدیہ دینے کے لئے یہاں آپ اپنی مہر یا نام لکھ سکتے ہیں

فہرست مضامین

ماہِ رمضان میں پروڈکٹ اچھی ہونی چاہیے! (مدیر)	1
سب ٹائٹل	2
غزوات میں اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت	4
روزے کا اجر و ثواب	5
افضل ترین جہاد اور عمدہ ترین ہجرت	6
نیکیوں میں سبقت کا بہترین موقع	7
3 باتیں اَولیاء اللہ کی پہچان	8
ذِکر اللہ کی قدر کریں / خواتین کی اصلاح کا طریقہ (مدیر)	9+10
اِمتحانات میں کامیابی کے لیے چند اعمال اور گُر	11
احساسِ ذمہ داری پیدا کیجیے!	12
ماہِ رمضان کو غنیمت سمجھیے!	13
زکوٰۃ کی اہمیت قرآن و حدیث کی روشنی میں	14
اِفطار کی فضیلت	15
روزہ افطار کروانے میں 5 باتوں کا خیال رکھیے!	16
چھوٹے چِلّے کی قدر کرلینی چاہیے (مدیر)	17 18
ماہِ رمضان المبارک کیا ہے؟	19
قرآن کریم ضرور پڑھنا چاہیے!	20
صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے ایمان افروز واقعات	21
ماہِ رمضان کی 2 خاص عبادتیں	22
روزہ کے فاسد ہونے سے متعلق کچھ مسائل	23
ادائیگی زکاۃ کے آداب	24
قرآن کریم میں حلال و پاکیزہ کھانے کی تاکید	25+26
زکاۃ کا حساب لگانے کا آسان طریقہ	27
// // //	28
خواتین کے لیے جنت میں جانے کے راستے (مدیر)	29
ضروری و غیر ضروری کا درست تعین کیجیے!	30
تراویح کا اہتمام کیجیے!	31
سحری و اِفطاری میں معاونت کیجیے!	32
جہنم کے سات طبقات (دروازے) سات اعضاءِ انسانی (مدیر) طریقۂ نجات	33
جامعہ کے شب و روز	34

احترامِ رمضان پر اِنعام

ایک مجوسی نے اپنے بیٹے کو ماہِ رمضان کے دن میں کھاتے ہوئے دیکھا تو اسے مارا کہ تو نے اس کی حرمت کو باقی نہ رکھا، پھر اسی ہفتہ اس مجوسی کا انتقال ہوگیا تو ایک عالم نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے، اس سے پوچھا کہ تم جنت میں کیسے؟ اس نے جواب دیا: جب میری موت کا وقت آیا تو حرمتِ ماہِ رمضان کی وجہ سے مجھے کلمہ پڑھا کر مشرف باسلام کردیا گیا اور الحمد للہ میرا خاتمہ ایمان پر ہوا اور بخشش ہوگئی۔ (نزہۃ المجالس 165/1)

غزوات میں اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت

(از) آسان ترجمۂ قرآن
شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

اِنۡ تَمۡسَسۡكُمۡ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ ۚ وَاِنۡ تُصِبۡكُمۡ سَيِّئَةٌ يَّفۡرَحُوۡا بِهَا ؕ وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا لَا يَضُرُّكُمۡ كَيۡدُهُمۡ شَيۡـــًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطٌ (120)

ترجمہ: اگر تمہیں کوئی بھلائی مل جائے تو ان کو برا لگتا ہے اور اگر تمہیں کوئی گزند (تکلیف) پہنچے تو یہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ اگر تم صبر اور تقویٰ سے کام لو تو ان کی چالیں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گی۔ جو کچھ یہ کر رہے ہو وہ سب اللہ تعالیٰ کے (علم اور قدرت کے) احاطے میں ہے۔

وَاِذۡ غَدَوۡتَ مِنۡ اَهۡلِكَ تُبَوِّئُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ مَقَاعِدَ لِلۡقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ (121)

ترجمہ: (اے پیغمبر! جنگِ احد کا وہ وقت یاد کرو) جب تم صبح کے وقت اپنے گھر سے نکل کر مسلمانوں کو جنگ کے ٹھکانوں پر جما رہے تھے، اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے۔

تفسیر: جنگِ اُحد میں تین ہزار کفارِ مکہ کا ایک لشکر مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوا تھا۔ آنحضرت ﷺ ان کے مقابلہ کے لیے احد پہاڑ کے دامن میں تشریف لے گئے تھے جہاں یہ جنگ لڑی گئی۔ آنے والی آیات میں اس کے متعدد واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اِذۡ هَمَّتۡ طَّآئِفَتٰنِ مِنۡكُمۡ اَنۡ تَفۡشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ (122)

ترجمہ: جب تم ہی میں سے دو گروہوں نے یہ سوچا تھا کہ وہ ہمت ہار بیٹھیں حالاں کہ اللہ تعالیٰ اُن کا حامی و مددگار تھا اور مؤمنوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے

تفسیر: جب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مقابلہ کے لیے مدینہ منورہ سے نکلے تو آپ کے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے، لیکن منافقین کا سردار عبداللہ بن اُبی راستہ میں یہ کہہ کر اپنے تین سو آدمیوں سمیت واپس چلا گیا کہ ہماری رائے یہ تھی کہ دشمن کا مقابلہ شہر کے اندر رہ کر کیا جائے۔ ہماری رائے کے خلاف آپ باہر نکل آئے ہیں، اس لیے ہم جنگ میں شریک نہیں ہوں گے۔ اس موقع پر سچے مسلمانوں کے دو قبیلے بنو حارثہ اور بنو سلمہ کے دل بھی ڈگمگا گئے، اور ان کے دل میں بھی خیال آیا کہ تین ہزار کے مقابلہ میں صرف سات سو افراد بہت تھوڑے ہیں، اور ایسے میں جنگ لڑنے کے بجائے الگ ہو جانا چاہیے، لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی، اور وہ جنگ میں شامل ہوئے اس آیت میں انہی کی طرف اشارہ ہے۔

وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ (123)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تو (جنگِ) بدر کے موقع پر ایسی حالت میں تمہاری مدد کی تھی جب تم بالکل بے سروسامان تھے۔ لہٰذا (صرف) اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھو، تا کہ تم شکر گزار بن سکو۔

تفسیر: جنگِ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کل تین سو تیرہ تھی۔ اور ان کے پاس ستّر اُونٹ، دو گھوڑے اور صرف آٹھ تلواریں تھیں۔

روزے کا اجر و ثواب

مولانا محمد طیب الیاس صاحب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ ،قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِىْ وَاَنَا اَجْزِىْ بِهٖ، يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَ طَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِىْ

(صحیح البخاری، کتاب الصوم: 1894، صحیح مسلم، کتاب الصیام: 1151)

ترجمہ: ”انسان کے ہر عمل کا اجر (کم از کم) دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، (لیکن) روزہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: روزہ اِس قانون سے مستثنیٰ ہے، کیوں کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، بندہ میری وجہ سے اپنی خواہشات اور کھانے پینے کو چھوڑ دیتا ہے۔“

سوال تمام عبادات اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، پھر روزہ کو خاص اپنے لیے کیوں فرمایا؟

پہلا جواب علماء کرام فرماتے ہیں: چوں کہ دوسری عبادتیں ایسی ہیں جن میں عمل کیا جاتا ہے اور عمل نظروں کے سامنے آسکتا ہے، اِس لیے ان میں ریا کاری کا احتمال کم ہے، مگر روزہ فعل نہیں بلکہ ترکِ فعل ہے، اُس میں کوئی کام نظر کے سامنے نہیں آتا، اِس لیے وہ ریا (دکھاوے) سے دور ہے۔ پس روزہ وہی رکھے گا جس کو اللہ تعالیٰ کا ڈر اور خوف ہوگا، اور وہی شخص روزہ رکھ کر اُسے پورا کرے گا جس کا صرف ثواب لینے کا ارادہ ہو۔ پھر اگر کوئی شخص روزہ رکھ کر تنہائی میں کچھ کھا پی لے اور لوگوں کے سامنے آجائے تو بندے تو اُسے روزہ دار ہی سمجھیں گے، روزہ رکھ کر اُسے وہی شخص پورا کرتا ہے جو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہوتا ہے، اِسی لیے فرمایا: ”روزہ خاص میرے لیے ہے“۔ پھر جس عمل میں ریا کا احتمال بھی نہ ہو اُس کا ثواب بھی ممتاز ہونا چاہیے، چناں چہ رب کریم دوسری عبادتوں کا ثواب فرشتوں سے دلائیں گے اور روزہ کا ثواب خود مرحمت فرمائیں گے۔

دوسرا جواب علماء کرام فرماتے ہیں: دوسرے اعمال کا ثواب لوگوں کو بتا دیا گیا ہے کہ دس سے سات سو گنا تک ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”جو شخص کوئی نیکی لے کر آئے گا، اُس کے لیے اُس جیسی دس نیکیوں کا ثواب ہے۔“ (سورۃ انعام، آیت: 160)
لیکن روزہ اِس قانون اور ضابطے سے مستثنیٰ ہے، اُس کا ثواب صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے، وہی اُس کا ثواب دے گا، اِس لیے فرمادیا: ”روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اُس کی جزا دوں گا“۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹی بات اور غلط کام نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی حاجت نہیں کہ وہ (گناہوں کو چھوڑے بغیر) محض کھانا پینا چھوڑ دے۔“ (صحیح البخاری، کتاب الصوم: 1903)

معلوم ہوا کہ روزہ کے اجر و ثواب کو پانے کے لیے جو خاص رب تعالیٰ کی جانب سے عطا ہوگا، لازم اور ضروری ہے کہ پورے اہتمام کے ساتھ آداب و احکام کی رعایت رکھتے ہوئے روزہ رکھا جائے۔

افضل ترین جہاد اور عمدہ ترین ہجرت

انتخاب: مولانا عبدالرحمٰن صاحب ابن حضرت صوفی محمد سرور صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے حج وزکاۃ کی ادائیگی تو معاف ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر بالغ مرد وعورت پر نماز کو فرض قرار دیا، جو کسی حال میں بھی معاف نہیں۔ تمام احکامات کا نزول تو فرش پر ہوا لیکن نماز کا حکم عرش پر ملا ہے، جس سے نماز کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ دارِ فانی سے رخصتی کے وقت پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نماز کی ادائیگی کا حکم اُمت کو دے کر گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا نماز کو قائم کرو کہ وہ افضل ترین جہاد ہے اور گناہ چھوڑ دو کیوں کہ یہ عمدہ ترین ہجرت ہے۔

(الجامع الصغیر، رقم الحدیث:5505، اِسنادہ ضعیف)

اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے یہ فرمایا ہے کہ میں نے تمہاری اُمت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس کا میں نے اپنے لیے عہد کرلیا ہے کہ جو شخص ان پانچوں نمازوں کو ان کے وقت پرادا کرنے کا اہتمام کرے اس کو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروں گا اور جو اِن نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ (ابن ماجہ، باب ماجاء فی فرض الصلوات الخمس :1403، اِسنادہ ضعیف، اسنادہ حسن)

نماز کے لیے فراغت مطلوب ہے

عام طور پر لوگوں کی عادت ہے کہ جب کوئی اہم کام سامنے ہوتا ہے تو یہ جملہ کہہ دیتے ہیں کہ ''ذرا نماز سے فارغ ہو جائیں تو پھر وہ کام کردیں گے''۔

حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ارے بھائی نماز فارغ ہونے کی چیز نہیں ہے اس سے فراغت حاصل کرنے کی فکر نہیں کرنی چاہیے بلکہ دوسرے کاموں سے فارغ ہوکر نماز کی طرف متوجہ ہونا چاہیے قرآن کریم نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ پس تم فارغ ہوجاؤ تو (اللہ تعالیٰ کی عبادت) میں تھکو اور اپنے پروردگار کی طرف رغبت کا اِظہار کرو۔ (سورۃ الم نشرح، آیت:7)

اس آیت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے خطاب ہورہا ہے کہ آپ دوسرے کاموں سے فارغ ہوکر عبادتِ الٰہی میں اپنے آپ کو تھکائیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ مقصودِ اصلی ''عبادت'' ہے اور اس سے جلد از جلد فارغ ہوکر دوسرے کاموں میں لگنے کی نیت ٹھیک نہیں۔ اس کے بجائے نیت یہ ہونی چاہیے کہ دوسرے کاموں سے جلد از جلد فارغ ہوکر نماز اور عبادت کی طرف متوجہ ہوں۔

(ماخوذ از: البلاغ، مفتی اعظم نمبر، ص:453)

تراویح کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا (یعنی رات کو تراویح پڑھیں) اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں''۔ (صحیح البخاری، باب فضل من قام رمضان: 2009)

نیکیوں میں سبقت کا بہترین موقع

ابو ناجیہ لاہور

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور ہر گروہ کی ایک سمت (جہت) ہے جس کی طرف وہ رُخ کرتا ہے، لہٰذا تم نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو، تم جہاں بھی ہو گے، اللہ تعالیٰ تم سب کو (اپنے پاس) لے آئے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (سورۂ بقرہ، آیت:148)

ہر مذہب کا ایک الگ رُخ ہے ہر مذہب، ہر ملّت اور ہر جماعت کا عبادتوں کی ادائیگی میں اپنا رُخ الگ ہوتا ہے، اور ہوتا رہا ہے، خواہ وہ رُخ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کر دیا گیا ہو، خواہ لوگوں نے کوئی جہت اپنے طور پر مقرر کر لی ہو، پھر اگر نبی اکرم خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے قبلہ ابراہیمی (کعبہ شریف) مقرر کر دیا گیا، جو دوسروں کے قبلہ سے مختلف ہے تو اِس میں اعتراض و تعجب کی کیا وجہ ہے؟

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَات پھر فرمایا: اے ایمان والو! اُن کاموں کی طرف آگے بڑھو اور پہل کرو جن میں دنیا و آخرت میں سعادت حاصل ہو، قبلہ کا استقبال بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرو، اور اُس کے علاوہ دیگر احکامِ الٰہیہ میں بھی بڑھ چڑھ کر عمل کرو۔

بعض مفسرین فرماتے ہیں اَلْخَيْرَاتِ سے نمازیں مراد ہیں، یعنی جب نماز کا مقررہ وقت آ جائے تو نماز کی طرف لپکنے اور آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔

اَعمال کا بدلہ پھر فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو، جس خطۂ زمین میں ہو، اللہ تعالیٰ تمہارے اَعمال کی جزا دینے کے لیے تم سب کو جمع فرمائے گا، فرماں برداری اور اعمالِ صالحہ کی اچھی جزا ملے گی، نافرمانی، سرکشی اور بُرے کاموں کی سزا ملے گی۔ اس لیے فرصت کو غنیمت جانو اور موت و حشر نشر سے غافل نہ ہو، اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے، زندگی بخشنا، موت دینا، جمع کرنا، جزا دینا..... سب اُس کے لیے آسان ہے۔

خیر کا موقع ضائع مت کرو! پھر یہ جو فرمایا کہ ''ہر جماعت کا الگ الگ قبلہ ہے پس تم نیک کاموں کی طرف سبقت کرو''، اِس سے واضح ہو رہا ہے کہ مسلمانوں کا کام فضول بحثوں میں اُلجھنا نہیں، اِن بحثوں کو چھوڑ کر اپنے اصلی کام میں لگو، یعنی خیر اور نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو، جو آخرت میں اجر و ثواب کے باعث ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب بھی خیر کا موقع مل جائے تو فوراً اُس کی طرف بڑھنا اور لپکنا چاہیے۔

(تفسیر انوار البیان، 238/1)

رمضان شریف میں نیکیوں کا خوب چلن ہوتا ہے، یہ انتہائی قیمتی اوقات ہیں جن کا بدل کوئی نہیں، یہ نفس کی پاکیزگی کا مہینہ ہے، اس لیے اس کو غنیمت جاننا چاہیے اور گناہوں سے بچ کر، فضولیات کو چھوڑ کر نیکیوں کی طرف بڑھنا چاہئے، کیا معلوم کہ آئندہ یہ موقع دوبارہ میسر آئے یا نہ آئے؟

اللہ تعالیٰ ہمیں خیر کے مواقع کو اپنے حق میں قیمتی بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یاربّ العالمین

3 باتیں اولیاء اللہ کی پہچان

مولانا زین العابدین حسنی

ہر مسلمان چاہتا ہے کہ میں ولی اللہ بن جاؤں۔
اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ولی کی دو صفتیں ذکر فرمائیں: اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ کَانُوْا یَتَّقُوْنَ
(سورۃ یونس، آیت:63)

ترجمہ: (اولیاء اللہ وہ ہیں) جو ایمان والے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں۔
یعنی آدمی صحیح عقیدہ والا مسلمان ہو اور اللہ تعالیٰ کے ڈر سے گناہ چھوڑ دے تو ولی اللہ بن جاتا ہے۔
حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ارشاد منقول ہے، فرمایا...
ترجمہ: تین باتیں جس شخص میں ہوں وہ اولیاء اللہ میں سے ہوگا:

پہلی بات اللہ تعالیٰ کی قضاء (فیصلے) پر راضی ہو۔

دوسری بات اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے اپنے کو روک رکھنا۔

تیسری بات اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے غصہ کرنا اور ناراض ہونا۔ (الجامع الصغیر، رقم الحدیث:3818، اسنادہ ضعیف)

اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر رضا اللہ تعالیٰ آدمی کے گھر میں، مال میں، جان میں، ملک میں، علاقہ میں حوادثات لائے ان پر بے صبری نہ کرے، اللہ تعالیٰ کی شکایت نہ کرے

محارم سے بچنا نہ نظر حرام پر پڑے، نہ زبان حرام اور ناجائز کو بولے، نہ کان حرام کو سنیں، نہ پیٹ میں حرام جائے، نہ خواہش نفسانی حرام جگہ پوری ہو۔

اللہ تعالیٰ کے لیے بُغض اللہ تعالیٰ کے نافرمان کافر، مشرک، بدعتی، فاسق شخص کے کفر وشکر، بدعت اور فسق وغیرہ سے دل میں نفرت اور اللہ تعالیٰ کے لیے ناراضگی ہو، چاہے وہ اپنا قریبی ہو یا دور کا، گھر کا ہو یا باہر کا۔

کسی چیز پر لعنت نہ کرنا حضرت بکر بن خنیس رحمہ اللہ تعالیٰ سے مرسل حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ترجمہ: میری اُمت کے اولیاء اللہ کی نشانی یہ ہے کہ وہ کبھی کسی چیز پر لعنت نہیں کرتے۔
(کتاب الاولیاء لابن ابی الدنیا، رقم الحدیث:59، اسنادہ صحیح)

یعنی کسی چیز یا شخص پر لعنت نہ کرے چاہے وہ کافر ہی کیوں نہ ہو کیوں کہ لعنت کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے دور کریں جب کہ "ولی" اللہ تعالیٰ سے قریب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں نیکوکاروں میں شامل فرمائیں آمین

دِل کو بگاڑنے والی 5 چیزیں

1. (لوگوں سے) میل جول میں کثرت۔
2. پیٹ بھرنے میں لگے رہنا۔
3. نیند کی بہتات۔
4. اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں سے تعلق مضبوط رکھنا
5. دنیوی آرزوئیں۔

(مدارج السالکین 451/1)

بسلسلہ اِصلاحی مجالس
حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ
بانی جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

ذکر اللہ کی قدر کریں
خواتین کی اصلاح کا طریقہ

اَخذ و ترتیب
مولانا مفتی محمد نوید خان صاحب لاہور

بے کار نہ بیٹھے بیکار بیٹھنا برا ہے، کسی کام میں مشغول ہونا اچھا ہے، کیوں کہ بے کار بیٹھنے والے کو شیطان (اپنی طرف) کھینچ لیتا ہے۔

ع خانہ خالی را دیو میگرد

یعنی خالی گھر کو شیطان پکڑ لیتا ہے، اس لئے خالی نہ بیٹھے۔ اصل تو یہی ہے کہ کوئی نہ کوئی عبادت کرتا رہے نیک کام کرتا رہے، تاکہ آخرت کی ترقی ہوتی رہے، کوئی نہ کوئی کام کرتا رہے تاکہ فارغ نہ ہو، شیطان کے پھندے میں نہ آئے، شیطان سے بچا رہے۔ خالی رہنا بہت برا ہے۔

ذکر اللہ کرنے میں آسانی کوئی نہ کوئی ذکر کرتا رہے، کیا مشکل ہے؟ سُبۡحَانَ اللهِ ، سُبۡحَانَ اللهِ پڑھنا کیا مشکل ہے؟ ذکر میں تو کوئی وضو بھی شرط نہیں بیٹھنا یا کھڑا رہنا شرط نہیں حتیٰ کہ غسل بھی شرط نہیں۔ نیکیوں کے ڈھیر جمع ہو جائیں گے اور ایک مرتبہ سُبۡحَانَ اللهِ پڑھنا پوری دنیا کی دولتوں سے بہتر ہے تو اتنی دولتیں مل رہی ہیں ان کو ضائع کیوں کرے۔

ذکر کی قدر کیجیے! اس ذکر کی قدر اس وقت ہوگی، جب ذکر کرنے کا وقت گزر جائے گا۔ موت کے بعد چاہے ہزار مرتبہ سُبۡحَانَ اللهِ پڑھے، کچھ ثواب نہیں ہے۔ موت سے پہلے ایک مرتبہ سُبۡحَانَ اللهِ پڑھنا اس کا بھی بہت ثواب ہے۔ موت کے وقت تو فرعون نے بھی کلمہ پڑھ لیا تھا۔ فرعون جیسا متکبر شخص جس نے اپنے آپ کو خدا کہہ دیا، جب اس کو غوطے لگنے لگے تو اس وقت یہ کہا (کہ میں ایمان لایا) لیکن اب وقت گزر گیا تھا، اگر پانچ منٹ پہلے یہی کہہ لیتا تو اس کو فائدہ ہو جاتا، لیکن جب آخرت دیکھ لی (اور پھر کہا) تو اب اس کا فائدہ نہیں ہوگا۔ آخرت دیکھنے کے بعد نہ نیکی قبول، نہ ایمان قبول۔

خواتین کی اصلاح کا طریقہ حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولٰنا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواتین کی اصلاح کا طریقہ یہ بیان فرمایا کہ وہ دین کی کتابیں پڑھیں یا کسی سے سنیں اور اس پر عمل کریں۔ جہاں شبہ ہو وہاں کسی ذریعے سے پوچھتی رہیں۔ شوہر یا بھائی یا مفتی حضرات کی بیویوں کے ذریعے سے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ کتابیں پڑھ کر وہ ہر بات کو پورا پورا سمجھ جائیں گی کیوں کہ بعض باتیں مشکل ہوتی ہیں، بعض نئی صورتیں پیش آ جاتی ہیں، اس لئے ایسے موقع میں جب کوئی بات مشکل ہو یا کوئی نئی صورت پیش آ جائے، تو اپنے خاوند یا بیٹے یا بھائی کے ذریعے سے علماء سے پوچھ پوچھ کر عمل کرتی رہے۔ بہشتی زیور پڑھے اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ (خطبات) پڑھے۔ اگر چہ اس میں کوئی عربی لفظ آ جاتا ہے اور معنیٰ سمجھ نہیں آتے لیکن مضمون کا خلاصہ سمجھ میں آ ہی جاتا ہے۔ عمل کے لئے وہی کافی ہے۔ تو بہشتی زیور اور ان مواعظ (خطبات) پر

پورا پورا عمل کریں۔ اس کے علاوہ جہاں تک ہو سکے پوچھ پوچھ کر عمل کریں۔

بلاضرورت خواتین گھر سے باہر نہ جائیں حتی الامکان گھر سے باہر بلا ضرورت نہ نکلیں، بلاضرورت نکلنا خواتین کے لئے اچھا نہیں۔ خواتین کے لئے گھر ہی سب کچھ ہے۔ گھر میں رہیں تو گویا وہ جنت میں ہیں اس لئے جنت کو چھوڑ کر بازار کیوں جاتی ہیں؟ بازار تو دوزخ میں جانے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ زیادہ تر گھر ہی میں رہیں۔ کوئی زیادہ مجبوری ہو تو اور بات ہے۔

عمل میں سستی نہ کیجیے اردو میں دینی کتابیں پڑھ پڑھ کر اس پر عمل کریں، سستی نہ کریں کہ پہلے پڑھ لیں بعد میں عمل کر لیں گے۔ بلکہ جتنا پڑھتی جائیں، اتنا عمل کرتی جائیں۔ تھوڑا تھوڑا کرنے سے بھی ایک عرصے پھر بعد عمل بہت زیادہ جمع ہو جاتا ہے۔ یہ نہ کہیں کہ ہم زیادہ عمل جمع نہیں کر سکتیں، بعد میں عمل کر لیں گے۔ نہیں! بلکہ تھوڑا تھوڑا عمل کرتی رہیں، بہت آگے نکل جائیں گی۔ مردوں سے بھی آگے نکل جائیں گی۔

لباس سادہ ہونا چاہئے لباس سادہ ہونا چاہئے۔ عمدہ قسم کے لباس کا بہت خیال رکھنا پڑتا ہے۔ کہیں میلا نہ ہو جائے، کہیں گرد نہ پڑ جائے، تو اس طرح وہ لباس ہمارا مخدوم بن جاتا ہے، افسر بن جاتا ہے، ہم اس کے تابع ہو جاتے ہیں، حالاں کہ لباس ہمارا خادم ہے، ہماری حفاظت کرتا ہے، گرمی اور سردی سے۔ مقصد یہ ہے کہ لباس میں سادگی ہونی چاہئے۔ جس کی کوئی فکر نہ ہو۔ اپنے کام میں لگا رہے، کوئی فکر ہی نہ ہو کہ میں نے اچھے کپڑے پہنے ہیں یا بُرے کپڑے پہنے ہیں۔

لباس کی فکر میں لگنا مقصود نہیں ہے بلکہ آخرت کی فکر میں لگنا مقصود ہے کہ کوئی کام آخرت کے خلاف نہ ہو جائے۔ آخرت بنتی چلی جائے ہر کام میں آخرت کا فائدہ ہو، آخرت کی ترقی ہو، یہ دنیا میں آنے کا ہمارا مقصد ہے۔ تو جس مقصد کے لئے ہم دنیا میں آئیں ہیں وہ ہمارے پیش نظر ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیں، آمین

بقیہ، ص 26 کا

10 جانوروں کا نعمت ہونا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے اُن کے لیے مویشی پیدا کیے، اور یہ اُن کے مالک بنے ہوئے ہیں؟ اور ہم نے اُن مویشیوں کو اُن کے قابو میں دے دیا ہے، چناں چہ اُن میں سے کچھ وہ ہیں جو اُن کی سواری بنے ہوئے ہیں، اور کچھ وہ ہیں جنہیں یہ کھاتے ہیں۔ نیز اُن کو اِن مویشیوں سے اور بھی فوائد حاصل ہوتے ہیں (جیسے بال، کھال، ہڈی وغیرہ کا مختلف طریقوں سے استعمال)، اور پینے کی چیزیں ملتی ہیں (دودھ)، کیا پھر بھی یہ شکر نہیں بجا لائیں گے؟“ (سورہ یٰس، آیت: 71-73)

ہاتھ کی بنائی ہوئی چیزوں سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی اور دخل دینے والا نہیں ہے، نیز جانوروں اور مویشیوں کے من جملہ فوائد میں سے اُن کا گوشت کھانا اور دودھ پینا بھی ہے۔

الحدیث، ترجمہ: علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بہتر ہے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی 396، اسنادہ صحیح)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ

اِمتحانات میں کامیابی کے لیے چند اعمال اور گُر

مدیر ماہنامہ علم و عمل لاہور

ایک مشہور مقولہ ہے: عِنْدَ الْاِمْتِحَانِ یُکْرَمُ الرَّجُلُ اَوْ یُھَانُ (مرقاۃ المفاتیح شرح 50/14)

ترجمہ: اِمتحان کے وقت انسان کی یا تو عزت کی جاتی ہے یا ذلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

امید ہے کہ اس کائنات میں جو بندہ/بندی، لڑکا، لڑکی جس قسم کا بھی امتحان دے بشرطیکہ وہ مسلمان ہو تو اِن اعمال سے اس کا امتحان بہت زیادہ عزت و ترقی کا باعث بن سکتا ہے۔ اس لیے اِس مضمون کو پلہ باندھ لینا چاہیے اور اُن لوگوں تک اسے پہنچانا چاہیے جو اِمتحان دے چکے یا اِمتحان دے رہے ہیں یا دیں گے۔ کیوں کہ جن دنوں میں امتحانات نہ بھی ہوں تو یہ اعمال جاری رکھنے سے اچھی خاصی ترقی ہو سکتی ہے

وہ چند اعمال ملاحظہ فرمائیے

1 اللہ تعالیٰ سے انسان مکمل صلح اور پکی دوستی کر لے، جس کی ابتدائی شرط یہ ہے کہ بندہ تمام گناہوں سے کوشش کر کے بچے 2 تہجد کے وقت میں جب آنکھ کھلے پہلے چوتھا کلمہ ایک بار پھر واؤ کے ساتھ تیسرا کلمہ ایک بار پڑھ کر دُعا مانگے 3 روزانہ دو نفل پڑھ کر دعائیں کرے، جس میں اوّل و آخر درود شریف ایک ایک بار پڑھ لے۔ 4 جب پرچہ مل جائے تو اوّل و آخر درود شریف ایک ایک بار پڑھ کر: رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْهُ بِالْخَیْرِ تین بار پڑھ لے 5 اِمتحانات سے پہلے صدقہ دیا جائے، اور پھر روزانہ اِمتحان دینے سے پہلے بھی حسبِ گنجائش صدقہ دیا جائے۔

6 پیپر کے لیے جاتے ہوئے گیارہ بار نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ پڑھ لیں۔ 7 مرد حضرات (لڑکے) نماز باجماعت کا اہتمام کریں اور تکبیرِ اُولیٰ میں شامل ہوں۔ اسی طرح خواتین شرعی پردہ اور بروقت نماز کا اہتمام کریں۔ 8 امتحانات سے پہلے کسی مستحق، غریب، بیوہ، مطلقہ، یتیم یا کسی بھی انسان کی خدمت میں لگ جائیں، تو رب تعالیٰ اِس کے کام میں لگ جاتے ہیں کیوں کہ جو رب تعالیٰ کو راضی کرتا ہے رب تعالیٰ اس سے خوش ہو جاتے ہیں اور اس کے کام بنا دیتے ہیں۔ 9 ہزار بار روزانہ درود شریف کا معمول بنائیے، معمول نہ ہو تو فوراً معمول بنائیے 10 تلاوتِ قرآن کریم کا روزانہ کچھ نہ کچھ معمول بنا ہوا ہو تو ٹھیک ورنہ فوراً اپنا معمول بنا لیجیے اور تلاوتِ قرآن کریم کے بعد امتحانوں میں کامیابی کی دُعا ضرور کیجیے 11 خدمتِ خلق اور تحفظِ ختمِ نبوت کے کام میں بھی زندگی بھر حصہ لیتے رہنے کی نیت کی جائے اور وقتاً فوقتاً یہ کام جاری کر دیئے جائیں اور جاری رکھے جائیں 12 زندگی بھر کے اپنی تعلیم کے دورانیہ کے ٹوٹل اِمتحانات کی گنتی کر کے ان سب میں اچھی نمایاں کامیابیاں مسلسل حاصل کرنے کے لیے یہ اعمال جاری رکھ لیں، امتحانات کے دنوں کے علاوہ عام دنوں میں بھی یہ کام کرتے رہیے، پھر دیکھیے کہ امتحانات میں اچھی پوزیشن آتی ہے کہ نہیں اِن شاء اللہ تعالیٰ ضرور بہت اچھی پوزیشن بنے گی۔

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ

احساسِ ذمہ داری پیدا کیجیے!

مولانا منیر احمد علوی صاحب

جو حقوق لوگوں کے آپ کے ذمہ میں وہ آپ کے لیے فرائض کی حیثیت رکھتے ہیں اور جو حقوق آپ کے لوگوں کے ذمہ ہیں وہ دوسروں کے "فرائض" میں شامل ہیں، گویا ایک ہی چیز ایک حیثیت سے "حق" کہلاتی ہے اور دوسری حیثیت سے "فرض"، مثلاً بیوی کا نان ونفقہ اس کا حق ہے اور شوہر کے ذمہ اس کی ادائیگی فرض اور لازم ہے۔ شوہر کی اطاعت اور فرماں برداری اس کا حق ہے اور یہ بیوی کے ذمہ فرض ہے۔ ماں باپ کی خدمت و تعظیم اُن کا حق ہے اور اولاد کے ذمہ فرض ہے، بچوں کی تعلیم و تربیت ان کا حق ہے اور ماں باپ کے ذمہ فرض ہے۔ رعایا کی نگہداشت اور اسے ظلم و زیادتی سے بچانا رعایا کا حق ہے اور حاکم کے ذمہ فرض ہے جائز اُمور میں حاکم وقت کی اطاعت اس کا حق ہے اور رعایا پر فرض ہے

امن کا ضامن اگر پورا معاشرہ یا کم از کم اس کی غالب اکثریت اپنے وہ حقوق و فرائض، بجالاتی ہو جو دوسروں کے اس کے ذمہ ہیں تو دنیا میں کسی کو کسی سے شکایت نہیں رہے گی، کیوں کہ جب والدین اولاد کے تمام حقوق پورے احساس اور ذمہ داری کے ساتھ ادا کر رہے ہوں، اور اولاد ماں باپ کے حقوق ٹھیک ٹھیک بجالا رہی ہو، شوہر بیوی کے اور بیوی اپنے شوہر کے حقوق میں کسی غفلت و کوتاہی کے مرتکب نہ ہوں، حکام اپنے ماتحتوں کے اور ماتحت اپنے حکام کے حقوق نہایت اخلاص و ایمان داری سے پورے کر رہے ہوں تو کسی کو کسی سے شکایت نہ رہے گی۔

بدامنی کا دروازہ ظلم اور ناانصافی کا دروازہ اس وقت کھلتا ہے جب آدمی اپنے حقوق کا مطالبہ تو خوب شدومد کے ساتھ کرے لیکن خود اس کے ذمہ جو حقوق عائد ہیں اور جن کا ادا کرنا اس کے فرائض میں شامل ہے، جن پر اس سے بازپُرس ہوگی اور جب تک اہل حقوق اپنے حقوق وصول نہیں کر لیتے یا اسے معاف نہیں کر دیتے اس کی رہائی کی کوئی صورت نہیں۔ جب تک مسلمان اسلام کے پیدا کردہ احساس ذمہ داری سے آراستہ رہے دُنیا امن وسکون کا گہوارہ بنی رہی، اور معاشرہ کا ہر فرد اپنی جگہ مطمئن تھا، لیکن جب سے احساسِ ذمہ داری کا فقدان ہوا اُس کی جگہ خودغرضی اور حق طلبی کا طوفان برپا ہوا معاشرہ کا ہر فرد اپنی جگہ پریشان اور ایک دوسرے سے دست وگریبان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احساسِ ذمہ داری نصیب فرمائیں آمین

شبِ قدر میں عبادت کی فضیلت

نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا "جو کوئی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے کھڑا ہو (یعنی عبادت کرے) اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس نے ماہِ رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے"۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث: 1901)

الحدیث، ترجمہ: جب تم اپنے گھر والوں سے ملو تو سلام کرو۔ (ترمذی 2698، اسنادہ حسن)

ماہِ رمضان کو غنیمت سمجھیے!

مولانا محمد نوید جاوید حفظہ اللہ

حضور نبی کریم ﷺ نے رمضان المبارک کے بہت سے فضائل بیان فرمائے ہیں، جن سے رمضان المبارک کی اہمیت وقدر وقیمت اچھی طرح واضح ہوجاتی ہے۔ ہمیں اس ماہ مبارک کے اندر نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔

1 روزہ وتراویح اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزے فرض فرمائے اوراس کی رات کے قیام (تراویح) کو باعثِ ثواب بنایا۔

2 نفل فرض کے برابر جو شخص اس مہینہ میں کسی نفلی نیکی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے وہ ایسا ہے جیسے غیر رمضان میں کوئی فرض ادا کرے۔

3 فرض ستّر فرض کے برابر جو شخص اس مہینہ میں کوئی ایک فرض ادا کرے وہ ایسا ہے جیسے غیر رمضان میں ستّر فرض ادا کئے۔

4 صبر کا مہینہ ماہِ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔اور یہ مہینہ باہمی رواداری اور غم خواری کا ہے۔اس مہینہ کی برکت سے مؤمن کے رزق میں زیادتی ہوتی ہے۔

5 نجات کا ذریعہ جو شخص کسی روزہ دار کو روزہ افطار کروائے وہ اس کے لیے گناہوں کے معاف ہونے اور جہنم سے نجات کا ذریعہ ہوگا، مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔

6 روزہ افطار کروانے پر اجر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ) ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو روزہ افطار کروائے، تو رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا اگر کوئی شخص ایک روزہ دار کا روزہ صرف ایک کھجور، پانی یا دودھ کے گھونٹ سے ہی کھلوادے گا تب بھی اسے اللہ تعالیٰ اتنا ہی ثواب عطا فرمائیں گے۔

مطلب یہ ہے کہ روزہ دار کو بھی پورا ثواب ملے گا اور افطار کروانے والے کو بھی۔

7 رحمت، مغفرت اور آزادی

اس مہینہ کا ابتدائی حصہ (پہلا عشرہ) رحمت کا ہے اور دوسرا حصہ (دوسرا عشرہ) مغفرت کا ہے، اوراس کا آخری حصہ (تیسرا عشرہ) جہنم سے آزادی کا ہے۔

8 ملازم پر نرمی جو شخص اپنے خادم (ملازم) سے اس مہینہ میں کام ہلکا لے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیں گے اور جہنم سے آزاد کردیں گے۔

9 رمضان کے چار اہم کام

رمضان میں چار کام زیادہ کیا کرو، دو کاموں سے تم اپنے پروردگار کو راضی کرو اور دو کام ایسے ہیں جن سے تمہیں چھٹکارہ نہیں (یعنی ان کاموں کو تمہیں ضرور کرنا ہے) پہلے دو کام: کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور آخری دو کام جنت کی طلب اور جہنم سے پناہ مانگنا ہے۔ (شعب الایمان، رقم الحدیث:3336، اسنادہ ضعیف)

اللہ تعالیٰ ہمیں ماہِ رمضان کا ادب وقدر نصیب فرمائیں آمین

الحدیث، ترجمہ: فرض نمازوں کے علاوہ انسان کی سب سے افضل نماز وہ ہے جو گھر میں ادا کی جائے۔ (صحیح البخاری:731)

زکوٰۃ کی اہمیت قرآن وحدیث کی روشنی میں

جناب
محمد عبداللہ
صاحب، لاہور

ماہِ رمضان کے شروع ہوتے ہی انسانوں میں ذہنی، ایمانی اوراعمالی اعتبار سے بہت سی خوش گوار تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ ہمارے اردگرد کے معاشرہ میں امن وامان، باہمی ہمدردی اوراخوت و بھائی چارگی کی ایک عجیب فضا قائم ہوتی ہے۔ چناں چہ اسی مبارک مہینہ میں عام طور پر زکاۃ نکالنے کا دستور ہے۔ اگرچہ زکاۃ کی ادائیگی کا براہِ راست ماہِ رمضان المبارک سے کوئی تعلق نہیں ہے، بلکہ زکاۃ کے وجوب اوراس کی ادائیگی کا تعلق اس کے متعین نصاب کا مالک بننے سے ہے، لیکن چوں کہ رواج ہی یہ بن چکا ہے کہ رمضان المبارک میں اس کی ادائیگی کی جاتی ہے اس لیے زکاۃ کی اہمیت وفضیلت پر کچھ روشنی ڈالی جاتی ہے۔

زکاۃ اسلام کا ایک اہم ترین فریضہ ہے

اس کی فرضیت شریعت کے قطعی دلائل سے ثابت ہے۔ اس کا انکارکرنے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتاہے۔ (فتاویٰ الہندیہ 170/1)

زکاۃ کی فرضیت ہجرتِ مدینہ سے پہلے ہوئی۔ زکاۃ اللہ تعالیٰ کی جانب سے جاری کردہ وجوبی حکم ہے، جس کا پورا کرنا ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر ضروری ہے۔ اس فریضہ کے سرانجام دینے پر انعامات کا ملنا سوفی صد اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس فریضہ کو ادا کرنا ہم پر لازمی تھا، اس کے پورا کرنے پر شاباش ملنا اور اور پھر اس پر بھی مزید انعامات کا ملنا یہ ایک زائد چیز ہے۔

زکاۃ کے فضائل وفوائد

زکاۃ کی وجہ سے ثواب سات سو گنا بڑھ جاتا ہے۔ (سورۃ البقرۃ، آیت: 261)

زکاۃ کی وجہ سے ملنے والا اجر کبھی ختم ہونے والا نہیں ہوتا، ہمیشہ باقی رہے گا۔ (سورۃ الفاطر، آیت: 30-29)

اللہ تعالیٰ کی رحمت ایسے افراد (زکاۃ نکالنے والوں) کا مقدر بن جاتی ہے۔ (سورۃ الاعراف، آیت: 156)

کامیاب ہونے والوں کی جو صفات قرآن کریم میں گنوائی گئی ہیں اُن میں ایک صفت زکاۃ کی ادائیگی بھی ہے۔ (سورۃ المؤمنون، آیت: 4)

زکاۃ ادا کرنا ایمان کی دلیل ہے (ابن ماجہ: 280، اسنادہ صحیح)

زکاۃ سے مال کا شر ختم ہوجاتا ہے۔
(السنن الکبریٰ للبیہقی، رقم الحدیث: 7238، إسنادہ صحیح)

زکاۃ سے مال کی حفاظت ہوتی ہے۔
(شعب الایمان: 3279، إسنادہ حسن)

ایک حدیث شریف میں جنت میں داخلہ کے لیے پانچ اعمال گنوائے گئے ہیں، جن میں ایک عمل زکاۃ کی ادائیگی بھی شامل ہے۔ (ابوداؤد، رقم الحدیث: 429، حسن لغیرہ)

زکاۃ مال کی پاکی کا ذریعہ ہے۔
(مسند احمد، رقم الحدیث: 12394، إسنادہ صحیح)

روزہ میں بے ہودہ گوئی سے بچیے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص (روزہ رکھ کر) جھوٹی باتیں اور غلط کام نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ روزہ دار (گناہوں کو چھوڑے بغیر) محض کھانا پینا چھوڑ دے
(صحیح البخاری، باب من لم یدع قول الزور، رقم الحدیث: 1903)

الحدیث، ترجمہ: مظلوم کی بددُعا سے بچو، کیوں کہ وہ آگ کے شعلوں کی طرح (تیزی سے) آسمان کی طرف جاتی ہے (الجامع الصغیر: 149، اسنادہ حسن)

افطار کی فضیلت

مولانا مفتی
محمد نوید خان صاحب لاہور

روزہ دار کے لئے دوخوشیاں

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ روزہ دار کے لئے دوخوشیاں ہیں، ایک افطار کے وقت اور ایک اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔ (ترمذی، باب ماجاء فی فضل الصوم: 766، حسن صحیح)

یعنی ایک خوشی تو افطار کے وقت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے روزے جیسی عمدہ عبادت کی تکمیل ہوئی اور دنیوی نعمتوں کا کھانا حلال ہوا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس روزے نے اسے آخرت کی نعمتوں کا اُمیدوار بنا دیا۔ اور دوسری خوشی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کے وقت یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس عبادت کی قبولیت پر جس اجروثواب کا وعدہ فرمایا تھا، وہ اس کو حاصل ہوگا

جہنم سے خلاصی: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے (یعنی خاص اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ہر افطار کے وقت (جہنم سے) آزاد کردہ (لوگ) ہوتے ہیں اور یہ ہر رات کو ہوتے ہیں۔

(ابن ماجہ، باب ماجاء فی فضل شہر رمضان: 1643، اسنادہ صحیح)

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: روزے دار کی دعا رَد نہیں کی جاتی۔ (مسند احمد: 10183 اسنادہ صحیح)

روزہ دار کی دُعا

آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ روزہ دار کی افطار کے وقت دعا رَد نہیں کی جاتی۔

(ابن ماجہ، رقم الحدیث: 1753، اسنادہ حسن)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین لوگوں کی دعا رَد نہیں کی جاتی، ایک عدل و انصاف کرنے والے بادشاہ کی، دوسرے افطار کے وقت روزہ دار کی، تیسرے مظلوم کی دعا۔ (ابن حبان، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ: 2526، اسنادہ ضعیف)

معلوم ہوا کہ روزے دار کو روزے کی حالت میں ہر وقت اور افطار کے وقت خاص طور پر دعا کا اہتمام کرنا چاہئے کہ یہ دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔ چناں چہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ افطار کے وقت اپنے گھر والوں اور اولاد کو بلاتے اور دعا کرتے۔ (بیہقی فی شعب الایمان: 3620، اسنادہ ضعیف)

اِفطار کے وقت کی دُعا

آپ ﷺ جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ (ابوداؤد: 2358، صحیح لغیرہ)

ترجمہ: اے اللہ! میں نے آپ کے لئے روزہ رکھا اور آپ کے رزق سے اِفطار کیا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے: ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

ترجمہ: پیاس جاتی رہی، رگیں تَر ہوگئیں اور اِن شاء اللہ تعالیٰ اَجر ثابت ہوگیا۔ (ابوداؤد: 2357، اسنادہ حسن)

یاد رہے کہ افطار کے وقت جو دعائیں مستند طریقہ سے ثابت ہیں، ان دعاؤں میں بعض دعاؤں کے الفاظ ایسے ہیں، جن سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعائیں افطار کرنے کے بعد کی ہیں۔ تاہم اس کے افطار سے پہلے اور افطار کے بعد ہر طرح سے پڑھ لینے کی گنجائش ہے، شرعاً کوئی خاص پابندی نہیں ہے۔

روزہ دار مہمان بنے تو یہ دعا پڑھے: روزہ دار کسی دوسرے کے یہاں افطار کرے تو..... (بقیہ ص 21 پر)

الحدیث، ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں۔ (ترمذی 3373، اسنادہ حسن)

روزہ افطار کروانے میں پانچ باتوں کا خیال رکھیے!

جناب محمد حسن ہارون صاحب

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروائے اس کے لیے گناہ معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب اور روزہ دار کے ثواب کے مانند اس کو ثواب ہوگا، مگر اس روزہ دار کے ثواب میں سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو روزہ افطار کروائے، تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اگر کوئی شخص ایک روزہ دار کا روزہ صرف ایک کھجور، پانی یا دودھ کے گھونٹ سے ہی کھلوادے گا تب بھی اسے اللہ تعالیٰ اتنا ہی ثواب عطا فرمائیں گے۔ (شعب الایمان: 3336، اسنادہ ضعیف)

افطاری کروانے میں احتیاط کیجیے

1. اِخلاص کے بجائے ریاکاری وشہرت مدنظر نہ ہو
2. افطار پارٹی کو مال حرام سے پاک رکھیے۔
3. عموماً افطاری میں اپنے دوست واَحباب اور جن سے دنیاوی تعلقات ومفادات وابستہ ہیں انہی کو دعوت دی جاتی ہے، اور غرباء کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے ایسا نہ کیجیے، بلکہ غریب روزہ داروں کو ترجیح دیجیے۔
4. دعوت افطار کے لیے پکانے والوں اور انتظامات کرنے والوں اور روزہ کھولنے والوں کی عصر اور خاص طور پر مغرب کی جماعت فوت ہو جاتی ہے اور بعض مرتبہ تو نماز ہی قضا ہو جاتی ہے افطاری کروانے کی فضیلت کی خاطر مسجد کی جماعت کو فوت کرنا یا نماز کو قضا کر ڈالنا بہت نقصان کی بات ہے۔
5. افطاری مسجد میں ہو تو شور وغل ہر گز نہ کیجیے، اور کھانے پینے کی چیزوں کو مسجد میں نہ گرنے دیجیے، مسجد کا تقدس واحترام ملحوظِ خاطر رکھنا ضروری ہے۔

افطاری کروانا ایک آسان عمل: لوگوں کو افطاری کروانا ایک آسان کام ہے، یہ فضیلت اِخلاصِ نیت کے ساتھ سادہ اور مختصر کھانا کھلانے، بلکہ دو گھونٹ پانی، شربت، لسی وغیرہ پلا دینے، ایک دو کھجور یا کسی چیز کے چند لقمے کھلا دینے پر بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ افطار کروانے کی یہ فضیلت غریب سے غریب آدمی بھی بآسانی حاصل کر سکتا ہے۔

ماہِ رمضان میں خواتین کی خدمات گھر میں بیوی، بچے، والدین، بہن بھائی دیگر افراد اور آئے ہوئے مہمانوں کو اخلاص کے ساتھ روزہ افطار کروا دینے پر بھی یہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خواتین کو اپنے گھروں میں سحری واِفطاری پکانے اور اس کے لیے دیگر انتظامات کرنے پر روزہ داروں کی خدمت اور افطار کروانے کا اجر وثواب بھی ملتا ہے۔ دُور دراز کے لوگوں کو مدعو کرنا، لمبے چوڑے انتظامات کرنا، مختلف قسم کے کھانے اور دیگر لوازمات کے اہتمام نے افطاری کے آسان ترین عمل کو مشکل بنا دیا ہے۔

الحدیث، ترجمہ: بدگمانی سے بچو! کیوں کہ بدگمانی بدترین جھوٹ ہے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی: 8461، اسنادہ صحیح)

چھوٹے چِلّے کی قدر کر لینی چاہیے

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ

ماہِ رمضان شریف کے انتیس یا تیس دن ہوتے ہیں اکابرینِ اُمت علماء کرام نے کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ رمضان شریف کا مہینہ پورے چلے کے برابر ہے۔ یعنی پہلے بیس دن صرف نماز ڈبل ہوتی ہے، یعنی فرض اور وتر کی بیس رکعتوں کے ساتھ تراویح کی بیس رکعتیں بھی ہوا کرتی ہیں، باقی سنتیں اور نوافل علیحدہ پڑھے جاتے ہیں۔ لیکن آخری عشرہ میں پہلے دو عشروں کے برابر محنت بڑھا دی جاتی ہے اعتکاف کی وجہ سے اور لیلۃ القدر کی وجہ سے اور تکمیلِ قرآن کریم کی وجہ سے اور اختتام ماہِ رمضان کی وجہ سے۔ اور اس ماہ رمضان میں کمی کوتاہیوں کا تدارک کیا جاتا ہے۔

چالیس دن لگ کر جو بندہ عام دنوں میں عبادت کرتا ہے اوّل تو ماہِ رمضان کے ایک مہینہ جیسی عبادت نہیں ہو سکتی، اگر کوشش کر بھی لیں تو مہینہ بھر کی کوشش سے بھی اِس شوق اور لگن و محبت سے بندہ نہیں کر پاتا جس شوق سے ماہِ رمضان کے تیس دنوں میں کر سکتا ہے۔ کیوں کہ ماہِ رمضان میں عبادات کرنے کا ماحول ملتا ہے اور روزہ رکھ کر خواہشات کو قابو کر کے گناہوں سے بچنے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔ اس لیے ہمیں اس ماہِ رمضان شریف میں عملی طور پر خوب محنت کر کے چالیس دن کی عبادت کا مفت میں ثواب لے لینا چاہیے۔ اور تھوڑے دنوں میں چالیس دن کی محنت و مشقت کا فائدہ اٹھا لینا چاہیے۔

مرد و خواتین ایک دوسرے کا خیال رکھیں:

خواتین ماہِ رمضان میں تو سحری و افطاری کی صورت میں اور گھریلو کام کاج کی صورت میں ماشاء اللہ تعالیٰ مردوں کا خوب خیال رکھتی ہیں۔ مزید اس میں بہتری لانے کے لیے اپنی خوش دلی اور نیک نیتی، ہمت اور جذبہ مزید بڑھانے کی ضرورت ہے۔ خواتین یہ نہ سمجھیں کہ مجھ سے عبادت کم ہوتی ہے، اُن کا سحری و افطاری بنانا بھی بہت بڑی عبادات میں سے ہے، اور سحری و افطاری کھانا بھی عبادات میں سے ہے۔ سحری و افطاری میں کھجور کا استعمال کرنا بھی سنت ہے اور مرد حضرات کو چاہیے کہ اپنی خواتین کے ساتھ کسی نہ کسی درجہ میں سحری و افطاری بنانے میں سہولتیں فراہم کر دیا کریں۔ اور اگر کھانا بنانے میں خواتین سے کوئی کمی کوتاہی ہو بھی جائے تو فوراً درگزر کر دینا چاہیے، کیوں کہ ماہِ رمضان شریف میں کھانا بنا کر چکھنا عموماً نہیں ہوتا۔ اس لیے خواتین کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے۔ تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی، عورتوں کو مردوں کی اور مردوں کو عورتوں کی ضرورت ہے۔ اس لیے دونوں طرف سے ایک دوسرے کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ مرد حضرات یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے وقت میں تخفیف کی جائے، تو ذرا یہ بھی کبھی سوچا کہ عورتوں کے سحری و افطاری بنانے میں تخفیف سے کام لیا جا سکتا ہے؟ ظاہر ہے کہ ایسا عموماً نہیں ہوتا۔ لہٰذا

اس کی کوئی صورت ہے؟ وہ صورت یہ ہونی چاہیے کہ ہم اُن کے لیے کس طرح تخفیف کر سکتے ہیں۔ سحری وافطاری کا ناغہ تو کرنہیں سکتے۔ ظاہر ہے کہ اس کی یہی صورت ہے کہ خواتین کو سہولتیں دے کر، آرام دے کر، تسلی دے کر، کھانے کی تعریفیں کر کے خوش کیا جا سکتا ہے۔

مَردو خواتین ایک دوسرے کے روزوں کا ثواب کما سکتے ہیں

خواتین سحری افطاری بنا کر مردوں کے روزوں کا بھی ثواب کما لیتی ہیں اور مرد سہولتیں دے کر خواتین کا ثواب بھی کما سکتے ہیں۔ مزید اپنے گھر والوں اور ماتحتوں پر اُن کی ضروریات فراہم ہونے کے حوالہ سے نظر رکھی جائے اور تنگدستیاں دور کی جائیں اور اعمال میں خود بھی جڑا جائے اور دوسروں کو بھی جوڑا جائے اور سحری وافطاری میں اپنے لیے، والدین کے لیے، اور اپنے بیوی بچوں اور بہن بھائیوں اور پوری اُمت کے لیے دعائیں کرنا نہ بھولیے۔ اور خصوصاً اِس ماہِ رمضان میں فلسطین کے مجاہدین اور عوام کے لیے بھی دُعائیں ضرور کیجیے۔

عورتوں کے بارے میں وہ پانچ باتیں جو مَردوں کو اکثر یاد رہتی ہیں

اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ (سورۃ یوسف، آیت:28)

ترجمہ: عورتوں کی چال بہت خطرناک ہوتی ہے۔

مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (سورۃ النساء، آیت:3)

ترجمہ: دو دو، تین تین، چار چار عورتوں سے نکاح کرو

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ (سورۃ النساء، آیت:34)

ترجمہ: مرد، عورتوں کے نگران ہیں۔

لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ (سورۃ النساء، آیت:11)

ترجمہ: (وراثت میں) مرد کے لیے دو عورتوں کے برابر حصہ ہے۔

نَاقِصَاتُ عَقْلٍ وَدِيْنٍ

(صحیح ابن حبان، رقم الحدیث 3323، اسنادہ صحیح)

ترجمہ: عورتیں عقل اور دِین کے اعتبار سے ناقص ہوتی ہے۔

عورتوں کے بارے میں وہ پانچ باتیں جو مَردوں کو اکثر یاد نہیں رہتیں

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (سورۃ النساء، آیت:19)

ترجمہ: عورتوں کے ساتھ بھلائی کے ساتھ زندگی گزارو

لِيُنْفِقْ ذُوْسَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ (سورۃ الطلاق، آیت:7)

ترجمہ: کشادگی والا اپنی کشادگی میں سے خرچ کرے

اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:1851، صحیح لغیرہ)

ترجمہ: عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کے بارے میں تم وصیت قبول کرو۔

رِفْقًا بِالْقَوَارِيْرِ (مسند الحمیدی، رقم الحدیث:1209، اسنادہ حسن)

ترجمہ: (عورتیں شیشہ کی طرح ہیں) ان شیشوں کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ (ابن ماجہ:1977، صحیح لغیرہ)

ترجمہ: بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لیے بہترین ہو۔

الحدیث، ترجمہ: بہت زیادہ مت ہنسا کرو، اس لیے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ (ابن ماجہ:4193، اسنادہ صحیح)

ماہِ رمضان کیا ہے؟

مولانا محمد سرور بن جمعہ خاں

1. ماہِ رمضان میں قرآن کریم نازل کیا گیا۔
(سورۃ البقرۃ، آیت:185)

2. (ماہِ رمضان کے) تم (مسلمان مردوں، عورتوں) پر روزے فرض کیے گئے۔ (سورۃ البقرۃ، آیت:182)

3. ماہِ رمضان کے روزہ کو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا اور تراویح کو ثواب کی چیز بنایا۔
(شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث 3336، اِسنادہ ضعیف)

4. ماہِ رمضان کی جب پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جنات کو قید کر دیا جاتا ہے۔
(ترمذی، رقم الحدیث:682، اِسنادہ حسن)

5. ماہِ رمضان میں جہنم کے سب دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ (ترمذی، رقم الحدیث:682، اِسنادہ حسن)

6. ماہِ رمضان میں جنت کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (ترمذی، رقم الحدیث:682، اسنادہ حسن)

7. ماہِ رمضان میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے
(شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث 3336، اسنادہ ضعیف)

8. ماہِ رمضان کے ہر دن و رات میں مسلمان کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ (مسند احمد:7450، اِسنادہ صحیح)

9. ماہِ رمضان میں اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاصہ نازل ہوتی ہے۔ (مسند الشامیین 2238، اسنادہ ضعیف)

10. ماہِ رمضان میں ایک نفل (ثواب میں) فرض کے برابر ہے، اور ایک فرض (ثواب میں) ستّر فرضوں کے برابر ہو جاتا ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ:1887، اسنادہ ضعیف)

11. ماہِ رمضان کی پہلی تاریخ سے (آخر رمضان تک) نمازِ فجر سے غروبِ آفتاب تک ستّر ہزار فرشتے روزہ دار کی مغفرت کے لیے دعا کرتے ہیں۔
(شعب الایمان للبیہقی 3334، اِسنادہ حسن)

12. ماہِ رمضان کے ہر دن و رات میں اللہ تعالیٰ کے یہاں سے جہنم کے قیدیوں کو چھوڑا جاتا ہے۔
(مسند احمد 22202، صحیح لغیرہ)

13. ماہِ رمضان کا روزہ قیامت کے دن روزہ داروں کی شفاعت کرے گا، جو قبول کی جائے گی۔
(مسند احمد، رقم الحدیث 6626، اسنادہ، حسن لغیرہ)

14. ماہِ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف سنتِ مؤکدہ ہے جس کا ثواب دو حج اور دو عمروں کے برابر ہے۔ (بیہقی، رقم الحدیث:3680، اِسنادہ ضعیف)

15. ماہِ رمضان میں ایک رات ہے، جس کا نام لیلۃ القدر ہے، اس ایک رات کی عبادت ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ (سورۃ القدر، آیت:3)

16. ماہِ رمضان کی آخری رات میں سب روزہ داروں کی بخشش کی جاتی ہے۔ (مسند احمد:7917، اسنادہ ضعیف)

17. جنت کے آٹھ دروازے ہیں، جن میں سے ایک نام "باب الریان" ہے۔ اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے (صحیح البخاری، رقم الحدیث:3257)

18. ماہِ رمضان مؤمن کے لیے باعثِ نعمت وسعادت اور گناہ گار کے لیے باعثِ عذاب ہے۔
(مسند احمد، رقم الحدیث 10783، اِسنادہ ضعیف)

حدیث : روزہ (رکھنے) کو لازم پکڑو! کیوں کہ روزہ جیسی کوئی عبادت نہیں ہے۔
(سنن نسائی، رقم الحدیث:2220، اِسنادہ صحیح)

قرآن کریم ضرور پڑھنا چاہیے!

از افادات
حکیم الامت مجدد الملت حضرت
مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

مولانا
محمد عمر فاروق صاحب لاہور

قرآن کریم ضرور یاد کروانا چاہیے، اس کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے۔ نیز قرآن کریم کی یہ بھی برکت ہے کہ قرآن کریم کے حافظ کا دماغ ایسا ہو جاتا ہے کہ دوسرے علوم کے لیے بھی آسانی ہو جاتی ہے، دن رات کا یہ تجربہ ہے کہ دوسرے علوم میں حافظ اور غیر حافظ میں نمایاں فرق نظر آتا ہے۔ اور اگر مکمل حافظ نہیں بنا سکتے تو آدھا ہی ہو جائے یہ بھی نہ ہو سکے تو آخری کچھ پارے یا آخری سپارہ ہی یاد کروا دیا جائے چھوٹی چھوٹی سورتیں یاد ہوں گی تو نماز میں بھی قراءت میں آسانی ہو گی۔ اور اس میں کوئی بہت سارا وقت بھی خرچ نہیں ہوتا، ہمیں تھوڑی سی توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

اعتراض: آج کل قرآن کریم کے نہ پڑھانے کا یہ بہانہ کیا جاتا ہے کہ اس طرح پڑھنے پڑھانے سے یعنی بغیر معنیٰ طوطے کی طرح رٹنے سے کیا حاصل ہو گا؟

جواب: اس بہانے کا جواب یہ ہے کہ معنیٰ سمجھ آئے تو فائدہ ہو گا یہ سمجھنا ہی غلط ہے۔ کیا ''ثواب'' فائدہ نہیں ہے۔ اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا فرمان ہے: مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ

(ترمذی، باب ماجاء فیمن قرأ حرفا 2910، حسن صحیح)

ترجمہ: قرآن کریم کے پڑھنے میں ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں، تو کیا نیکی روپے پیسے سے بھی گئی گزری ہے۔ یاد رکھو! نیکی وہ سکہ ہے جس کی قیمت دنیا میں معلوم نہیں ہو سکتی، کیوں کہ یہ سکہ دوسرے جہاں میں چلتا ہے۔ اسی کو علامہ سعدی یوں بیان کرتے ہیں ؎

قیامت کے بازار میفہ نہند مراتب باعمال نیکو دہند
کہ بازار چندانکہ آگندہ تر تہیدست رادل پراگندہ تر

مطلب یہ ہے کہ آخرت میں ایک بازار لگایا جائے گا اور نیکی کا سکہ اس بازار میں چلے گا اور جس کے پاس یہ سکہ نہ ہو گا اس کی حالت ان لوگوں جیسی ہو گی جن کے پاس کچھ نہیں اور مارے مارے پھر رہے ہیں، کوئی پوچھتا ہی نہیں۔ اس وقت نیکی کے سکہ کی قدر معلوم ہو گی تو دیکھئے قرآن کریم کے بغیر معنیٰ سمجھے صرف تلاوت کرنے سے نیکیاں ملتی ہیں، یہ کتنا بڑا اِنعام ہے۔ اسی کو تو کہتے ہیں ؎

خود کہ بایداِیں چنیں بازار را کہ بیک گل می خری گلزار را

خلاصہ یہ نکلا کہ قرآن کریم ضرور یاد کرنا چاہیے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو کچھ ضرور یاد کیا جائے ورنہ صرف تلاوت کر لینا بھی باعثِ ثواب ہے۔

حدیث: جو شخص رمضان میں دس دن کا اعتکاف کرے تو اُس کا یہ عمل (ثواب کے اعتبار سے) دو حج اور دو عمروں جیسا ہو گا (شعب الایمان: 3680، اِسنادہ ضعیف)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان افروز واقعات

مولانا عبدالرحیم صاحب

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ماہِ رمضان آیا تو ہم صفہ (مسجد نبوی میں مدرسہ جہاں طلباء رہتے تھے) میں تھے، ہم نے روزہ رکھا تو افطار کے وقت صحابہ کرام تشریف لاتے اور ایک ایک صحابی ایک ایک طالب علم کو (افطار کروانے کے لیے) اپنے ساتھ لے جاتے اور رات کا کھانا کھلاتے۔

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء 22/2، اسنادہ ضعیف)

مہمانوں کا روزہ رکھوانا اور کھلوانا

حضرت عبداللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم وفد کی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ملاقات کے لیے حاضر ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کے پاس ہمارے لیے دو خیمے لگوا دیئے۔ جب اِفطار کا وقت ہوتا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس افطاری کا سامان لاتے، ہم ان سے پوچھتے کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم روزہ کھول چکے ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے جی ہاں! اور میں تمہارے پاس آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس افطاری کرنے کے بعد ہی آیا ہوں تو ہم بھی افطاری کرتے، پھر اسی طرح حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے لیے سحری بھی لے کر آیا کرتے تھے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث 6400، اسنادہ ضعیف)

افطار کی دعوت میں بلانا

حضرت عبداللہ بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان کے مہینہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چند وفود آئے۔ اور ہم لوگوں میں سے بعض لوگ تھوڑا کھانا بنایا کرتے تھے، جب کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں اپنے خیمے میں کثرت سے بلاتے تھے (افطاری کروانے کے لیے)، پھر ایک دن میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عشاء کی نماز میں ملاقات کر کے کھانے کی دعوت دی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ آج رات آپ مجھ پر سبقت لے گئے، میں نے کہا جی ہاں! پھر میں نے دیگر لوگوں کو بھی کھانے کی دعوت دی۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث 1780)

سحری میں مہمان نوازی

حضرت عامر بن مطر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کے گھر آیا تو اُنہوں نے اپنی سحری میں سے بچا ہوا کھانا نکالا تو میں نے آپ کے ساتھ سحری کھائی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث 9024، اسنادہ صحیح)

...(**بقیہ** ص 15 کا) دُعا پڑھنی چاہئے:

اَفْطَرَ عِنْدَ کُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلاَئِکَۃُ

ترجمہ: آپ کے پاس روزہ دار افطار کریں اور آپ کے کھانے کو نیک صالح لوگ کھائیں اور آپ پر فرشتے دعا کریں۔ (سنن ابنِ ماجہ، باب فی ثواب من فطر صائما، رقم الحدیث: 1747، صحیح لغیرہ)

الحدیث، ترجمہ: زکوٰۃ نہ دینے والا روزِ قیامت دوزخ میں جائے گا۔ (المعجم الاوسط للطبرانی 935، اسنادہ ضعیف)

ماہِ رمضان کی دو خاص عبادتیں

مولانا
محمد انور شفیع صاحب

یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے کہ اس نے ہمارے کمزور ایمان اور ناکارہ اعمال کو ازسرِ نو مضبوط و کامل بنانے کے لیے رمضان المبارک کا مہینہ عطا فرمادیا ہے۔ اس کو غنیمت سمجھ کر ہمیں بڑے ذوق وشوق کے ساتھ اس مبارک مہینہ کی قدر کرنی چاہیے۔

یوں تو اللہ تعالیٰ نے ہماری دنیا وآخرت کو سنوارنے کے لیے ہمیں فرائض اور حقوقِ واجبہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے مگر خصوصاً اس ماہِ مبارک میں مزید کچھ نوافل اور مستحبات کے اِضافہ کے ساتھ ہمیں اورزیادہ حلاوتِ ایمان اور اعمال کی پاکیزگی اور اپنی حصولِ رضا کا موقع عطا فرمایا ہے۔ اس کی قدر کرتے ہوئے اس مبارک مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے ہی ہمیں اپنے ظاہری وباطنی اعضاء کو خوب توبہ واستغفار کر کے پاک وصاف کرلینا چاہیے۔

دو عبادتیں رمضان المبارک میں دو عبادتیں بہت بڑی ہیں:

پہلی عبادت کثرت سے نمازیں پڑھنا (اس میں تراویح کی نماز، تہجد، اشراق، چاشت، اوّابین اور دیگر نوافل کا بھی خاص اہتمام ہونا چاہیے)۔ اور اس مہینہ میں تو مرد حضرات کو خاص طور سے باجماعت مسجد میں نماز کا اہتمام کرنا چاہیے۔

دوسری عبادت قرآن کریم کی تلاوت کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کیا جائے۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنے سے کئی طرح کے فائدے اور عبادتیں نصیب ہوتی ہیں، مثلاً: (1) دل میں اللہ تعالیٰ کی عقیدت، عظمت اور محبت پیدا ہوتی ہے۔ (2) اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کی سعادت نصیب ہوتی ہے جو کہ دل کی عبادت ہے اور زبان سے پڑھنا یہ زبان کی عبادت ہے۔ اسی طرح کان سنتے ہیں اور آنکھیں اللہ تعالیٰ کے کلام کی زیارت کرتی ہیں تو اس طرح ان تمام اعضاء کو عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

فرصت کے لمحات کو قیمتی بنایئے جب تلاوت سے فارغ ہوجائیں تو چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے کلمہ طیبہ، درود شریف اور توبہ واستغفار کا اہتمام رہے۔ اس مبارک مہینہ میں اگر ذکرُ اللہ کی عادت ہوگئی تو پھر باقی گیارہ مہینے بھی آسانی رہے گی اور ذکر میں دل لگے گا اِن شاء اللہ تعالیٰ۔ اس مبارک مہینہ میں ان اعمال کی پابندی کرلی جائے تو کسی قدر گناہوں سے بچنا آسان ہوجائے گا، ایمان کی لذت اور اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہوگی اِن شاءاللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اِس ماہِ مقدس کی خوب قدر اور اس میں اعمال صالحہ کرنے اور گناہوں سے بچنے کی بھرپور توفیق عطا فرمائیں آمین ثم آمین یاربّ العالمین۔

بہترین سحری

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مؤمن کی بہترین سحری کھجور ہے (یعنی سحری میں کھجور کھانا سنت ہے)''۔

(سنن ابی داود، رقم الحدیث 2345، اسنادہ صحیح)

روزہ کے فاسد ہونے سے متعلق کچھ مسائل

مولانا مفتی محمد نوید خان صاحب لاہور

مسئلہ 1: بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ روزہ کی حالت میں نیم کی مسواک کرنا منع ہے، ان کا یہ خیال غلط ہے، صحیح بات یہ ہے کہ روزہ کی حالت میں نیم وغیرہ کی مسواک صبح وشام ہر وقت بلا کراہت درست ہے، اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ (ہندیہ:۱/۱۹۹)

مسئلہ 2: اگر کوئی جنابت کی حالت میں تھا اور سحری میں آنکھ دیر سے کھلی کہ سحری ختم ہونے میں کچھ وقت ہی باقی تھا، تو اسے چاہئے کہ پہلے سحری کھالے، اس کے بعد غسل کر کے نمازِ فجر پڑھے، حالتِ جنابت میں سحری کھانے اور روزہ کا وقت شروع ہونے سے روزہ میں فساد نہیں آتا۔ (تاتارخانیہ:۳/۳۷۴)

مسئلہ 3: منہ میں جو تھوک پیدا ہوتا ہے، اس کے نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اگرچہ وہ زیادہ مقدار میں کیوں نہ ہو۔ (بزازیہ:۱/۴۶)

مسئلہ 4: روزہ کی حالت میں ناک کے اندرونی حصہ سے حلق کی طرف آنے والے ریزش بھی تھوک کا حکم رکھتی ہے، اس کے پیٹ میں لے جانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ کوئی اس کو تھوک دے تو اچھا ہے۔ (حاشیہ شرنبلالی:۱/۲۰۲)

مسئلہ 5: کلی کرنے کے بعد جب پانی منہ سے باہر نکال دیا جائے اور تھوک کے ساتھ کچھ تری محسوس ہوا، تو اس کا حکم تھوک کی طرح ہے، اس کو نگلنے سے حرج وتنگی لازم آنے کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ 6: روزہ دار کو وضو کرتے وقت کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں اس طرح مبالغہ کرنا مکروہ ہے کہ پانی حلق کے اندر یا ناک کے نرم حصہ سے اوپر چلا جائے اور پانی منہ میں ڈال کر اس طرح غرارہ کرنا کہ پانی حلق کی جڑ تک پہنچ جائے اور حلق سے ٹکرائے، یہ بھی مبالغہ میں داخل ہے۔

(موسوعہ کویتیہ:۲۸/۱۷، مراقی الفلاح:۱/۳۳۲، شرح نقایہ:۱/۲۵)

مسئلہ 7: اگر کلی کرتے وقت روزہ یاد ہوتے ہوئے غیرارادی طور پر غلطی سے پانی پیٹ میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، البتہ اگر روزہ یاد نہ ہو تو پھر روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (بدائع:۲/۹۱)

مسئلہ 8: بلا اختیار گرد وغبار، مکھی، مچھر یا فضا میں موجود دھوئیں کے سانس کے ساتھ حلق سے نیچے چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (بحر:۲/۲۹۴)

مسئلہ 9: چکی پیسنے، جھاڑو دینے، روئی دھننے اور دوسرے کام کاج کے دوران جو گرد وغبار اڑتا ہے، اس کا حکم بھی یہی ہے کہ اگر وہ خود بخود سانس کے ساتھ نیچے چلا جائے، تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (بحر:۲/۲۹۴)

مسئلہ 10: منہ کے ذریعہ سے سگریٹ نوشی اور حقہ نوشی کے مروجہ طریقہ پر کرنے (یعنی سانس کے ساتھ دھواں حلق کی طرف کھینچنے) سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کیوں کہ یہ اپنے اختیار سے دھواں حلق سے نیچے لے جانا ہے۔ (شامی:۲/۳۹۵) (بقیہ ص 29 پر)

الحدیث، ترجمہ: اپنے مالوں کو زکوٰۃ نکال کر محفوظ کرلو۔ (المعجم الاوسط 1963، اسنادہ ضعیف)

ادائیگی زکاۃ کے آداب

مولانا ابوسنان صاحب

اے ایمان والو! تم کامل نیکی کو حاصل نہ کرسکو گے جب تک کہ اس چیز کو خرچ نہ کرو جو تم کو خوب (محبوب) ہو۔ (سورۂ آلِ عمران، آیت: 92)

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص زکوٰۃ کو آخرت کے لیے ادا کرنا چاہے اس کے لیے کچھ آداب ہیں، ان آداب کا لحاظ کرتے ہوئے اپنی زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے۔

پہلا اَدب زکوٰۃ کی ادائیگی میں بہت جلدی کرے۔ کیوں کہ اس سے حق تعالیٰ کے حکم میں رغبت کا اظہار ہوگا اور فقراء کے دلوں میں خوشی پیدا ہوگی۔ اور دیر کرنے میں اپنے اوپر اور مال کے اوپر کسی قسم کی بیماری اور آفت آجانے کا بھی اندیشہ ہے۔

دوسرا اَدب زکوٰۃ کو مخفی (پوشیدہ) طریقہ سے ادا کرنا ہے۔ اس لیے کہ اس میں اظہارِ شہرت سے امن ہے اور لینے والے کی پردہ پوشی ہے، اس کو ذلت سے بچانا ہے اور افضل یہی ہے۔

تیسرا اَدب اگر کوئی دینی مصلحت اظہار کی ہو مثلاً دوسروں کو ترغیب دلانا مقصود ہو یا دوسرے لوگ اس فعل کا اتباع کرتے ہوں تو اس وقت اظہار افضل ہوگا

چوتھا اَدب اپنے صدقہ کو مَنّ اور اَذیٰ سے برباد نہ کرے۔ مَنّ کے معنیٰ احسان کرنے کے ہیں، یعنی جس پر صدقہ کیا ہے اس پر صدقہ کا احسان جتائے۔ اور اَذیٰ کے معنیٰ "تکلیف" کے ہیں۔ یعنی اس کو تکلیف اس گھمنڈ پر پہنچائے کہ یہ اپنا دستِ گیر ہے، محتاج ہے میں نے زکوٰۃ دے کر اس پر احسان کیا ہے۔

پانچواں ادب اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرنے کے لیے بالخصوص زکوٰۃ کے ادا کرنے میں جو اس کا اہم حکم اور فریضہ ہے، بہتر سے بہتر مال خرچ کرے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ خود ہر قسم کے عیب سے پاک ہیں اس لیے طیب (پاکیزہ) مال ہی قبول فرماتے ہیں۔

چھٹا اَدب اپنی زکوٰۃ اور صدقہ کو ایسی جگہ پر دے جہاں پر اس کی زیادہ ضرورت ہو اور آپ کے صدقہ اور زکوٰۃ کو بہتر طریقہ سے استعمال کیا جاتا ہو۔ آج کل کے دور میں زکوٰۃ کا ایک اچھا مصرف اہلِ حق کے مدارس ومکتب ہیں۔ ان کو زکوٰۃ دینے سے صدقہ کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔

ساتواں ادب اپنے صدقہ وزکوٰۃ کو کم تر سمجھے، اس کو بڑی چیز سمجھنے سے عُجب (بڑائی) اور گھمنڈ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ جو بڑی ہلاکت کی چیز ہے اور نیک اعمال کو برباد کرنے والی ہے (زکوٰۃ وصدقات کی اَدائیگی میں جتنے آداب کا زیادہ خیال رکھیں گے اتنا اجر بھی زیادہ ہوگا)۔ (مأخوذ از: فضائلِ صدقات)

حدیث: نبی کریم ﷺ نے اعتکاف کرنے والے کے بارے میں فرمایا: "معتکف گناہوں سے بچا رہتا ہے اور (دُنیا بھر میں ہونے والی) تمام نیکیوں کا ثواب اُسے ملتا رہتا ہے"۔

(ابنِ ماجہ، باب فی ثواب الاعتکاف: 1781، اِسنادہ ضعیف)

الحدیث، ترجمہ: جو شخص قرآن کریم کو اٹکتا ہوا پڑھتا ہے اور دِقت اُٹھاتا ہے اس کو دوہرا ثواب ملتا ہے۔ (صحیح مسلم 798)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن کریم میں حلال و پاکیزہ کھانے کی تاکید

مولانا محمد طیب الیاس صاحب

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کی بدنی، عقلی اور اَخلاقی صحت کے پیشِ نظر پاکیزہ چیزوں کو حلال ومباح قرار دیا ہے جب کہ ناپسندیدہ اور مضر چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، اس سلسلہ میں چار قرآنی ارشادات پچھلی قسط میں پیش کیے تھے، چھ ارشادات اِس قسط میں پیشِ خدمت ہیں

5 مجبوری کی حالت میں حرام کھانا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ”لہٰذا اللہ نے جو حلال پاکیزہ چیزیں تمہیں رزق کے طور پر دی ہیں، انہیں کھاؤ، اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو، اگر واقعی تم اُس کی عبادت کرتے ہو۔ اُس نے تو تمہارے لیے بس مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ جانور حرام کیا ہے جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو، البتہ جو شخص بھوک سے بالکل بے تاب ہو لذت حاصل کرنے کے لیے نہ کھائے، اور (ضرورت کی) حد سے آگے نہ بڑھے تو اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے“۔ (سورۂ نحل، آیت 114-115)

اِس آیتِ کریمہ سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

1 حرام اشیاء اِس آیت میں تمام حرام چیزوں کا احاطہ کرنا مقصود نہیں، بلکہ مقصد یہ جتلانا ہے کہ جن جانوروں کو تم نے حرام سمجھ رکھا ہے وہ تو اللہ تعالیٰ نے حرام نہیں کیے، تم خواہ مخواہ اُن کی حرمت اللہ تعالیٰ کے ذمے لگا رہے ہو، البتہ کئی چیزیں ایسی ہیں جن کو تم حرام نہیں سمجھتے، مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں حرام قرار دیا ہے۔ حرام چیزیں وہ نہیں ہیں جو تم سمجھ رہے ہو، حرام تو وہ ہیں جنہیں تم نے حلال سمجھا ہوا ہے۔ (توضیح القرآن، ص94)

2 مجبوری کی حالت حرام کھانا کسی صورت میں حلال نہیں ہوتا، البتہ اگر جان کنی کی کیفیت ہو اور جان بچانے کے لیے کوئی حلال چیز دست یاب نہ ہو، تو ایسی صورت میں جان بچانے کے لیے اتنی مقدار جس سے جان بچ جائے حرام چیز کو کھانا یا پینا، اِس کی اجازت اللہ رب العزت نے دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اِس حالت میں بھی حرام چیز کے استعمال کی اجازت دو شرطوں کے ساتھ مشروط کردی ہے: غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ، نہ تو لذت کا طالب ہو، اور نہ ہی حد سے تجاوز کرنے والا ہو، یعنی نہ تو اُس حرام چیز کی لذت وذائقہ مقصود ہو اور نہ اُس سے پیٹ بھرنا مقصود ہو۔

6 نعمتوں کے استعمال کی حدود اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ”جو پاکیزہ رزق ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اُس میں سے کھاؤ، اور اُس میں سرکشی نہ کرو جس کے نتیجے میں تم پر میرا غضب نازل ہو جائے اور جس کسی پر میرا غضب نازل ہو جاتا ہے، وہ تباہی میں گر کر رہتا ہے۔“ (سورۂ طٰہٰ، آیت:81)

اللہ تعالیٰ نے جو حلال، پاکیزہ، لذیذ اور ستھری چیزیں تمہیں عنایت فرمائی ہیں، انہیں شوق سے استعمال کرو لیکن اِس معاملہ میں حد سے نہ گزرو، مثلاً ناشکری یا فضول خرچی کرنے لگو، یا اُس فانی نعمت پر اِترانے لگو، یا اُس میں سے حقوق واجبہ ادا نہ کرو، یا اللہ تعالیٰ

کی دی ہوئی دولت معاصی (گناہوں) میں خرچ کرنے لگو، یا جہاں اور جس وقت جوڑ کر رکھنے کی ممانعت ہے وہاں جوڑنے کے پیچھے پڑ جاؤ، غرض اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو سرکشی اور نافرمانی کا ذریعہ نہ بناؤ۔ (تفسیر عثمانی)

7 قربانی کا گوشت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے ''اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو، کہ وہ تمہارے پاس پیدل آئیں، اور دور دراز کے راستوں سے سفر کرنے والی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئیں جو (لمبے سفر سے) دُبلی ہو گئی ہوں۔ تاکہ وہ اُن فوائد کو آنکھوں سے دیکھیں جو اُن کے لیے رکھے گئے ہیں، اور متعین دنوں (یعنی قربانی کے دنوں) میں اُن چوپایوں پر اللہ تعالیٰ کا نام لیں جو اللہ نے اُنہیں عطا کیے ہیں (حج کے اہم کاموں میں ایک اہم کام جانوروں کی قربانی ہے کہ اُن پر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اُنہیں ذبح کیا جائے، یہ اُس کی طرف اشارہ ہے) چناں چہ (مسلمانو!) اُن جانوروں میں سے خود بھی کھاؤ، اور تنگ دست محتاج کو بھی کھلاؤ۔'' (سورۂ حج، آیت:27-28)

بعض کفار کا خیال تھا کہ قربانی کا گوشت خود قربانی کرنے والوں کو نہ کھانا چاہیے، اِس کی اصلاح فرما دی کہ شوق سے کھاؤ، دوستوں کو دو اور مصیبت زدہ محتاجوں کو کھلاؤ۔ (تفسیر عثمانی)

8 پاک ہستیوں کو پاکیزہ اور حلال کھانے کا حکم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزوں میں سے (جو چاہو) کھاؤ، اور نیک عمل کرو، یقین رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو، مجھے اُس کا پورا پورا علم ہے۔'' (سورہ مؤمنون، آیت:51)

سب پیغمبروں کے دین میں یہ ہی ایک حکم رہا کہ حلال کھانا حلال راہ سے کما کر اور نیک کام کرنا۔ چناں چہ تمام پیغمبر نہایت مضبوطی اور استقامت کے ساتھ اکلِ حلال (حلال کھانا)، صدقِ مقال (سچ بولنا) اور نیک اعمال پر پابندی اور اپنی امتوں کو اس کی تاکید کرتے رہے۔ (تفسیر عثمانی)

9 اللہ تعالیٰ کی شانِ ربوبیت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور اُن کے لیے ایک نشانی وہ زمین ہے جو مردہ پڑی ہوئی تھی، ہم نے اُسے (بارش سے) زندگی عطا کی، اور اُس سے غلہ نکالا، جس کی خوراک یہ کھاتے ہیں۔ اور ہم نے اُس زمین میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کیے، اور ایسا انتظام کیا کہ اُس میں سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے۔ تاکہ یہ اُس کی پیداوار میں سے کھائیں، حالاں کہ اُس کو اِن کے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا، کیا پھر بھی یہ شکر ادا نہیں کریں گے؟'' (سورہ یٰس، آیت:33-35)

(اِس آیت میں) توجہ اِس طرف دِلائی جارہی ہے کہ انسان جب کھیت یا باغ لگاتا ہے تو اُس کی ساری دوڑ دھوپ کا خلاصہ صرف یہ ہے کہ وہ زمین کو ہموار کر کے اُس میں بیج ڈال دے، لیکن اُس بیج کی پرورش کر کے اُسے زمین کا پیٹ پھاڑ کر کونپل کی شکل میں نکالنا اور پھر اُسے پروان چڑھا کر درخت بنانا اور اُس میں پھل پیدا کرنا انسان کا کام نہیں ہے، یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی شانِ ربوبیت ہے جو اس ساری پیداوار کی تخلیق کرتی ہے۔ (توضیح القرآن، ص936) (بقیہ،ص:10پر)

نقشہ برائے ادائیگی زکوٰۃ (قابلِ زکوٰۃ اثاثے)

اِدارہ

1	سونا (خواہ کسی بھی شکل میں ہو)	قیمت	
2	چاندی (خواہ کسی بھی شکل میں ہو)	قیمت	
3	مالِ تجارت، یعنی بیچنے کی حتمی نیت سے خریدا ہوا مال /مکان، زمین وغیرہ (دیکھئے! حاشیہ نمبر:1)	قیمت	
4	بینک میں جمع شدہ رقم	قیمت	
5	اپنے پاس موجود نقد رقم	قیمت	
6	اُدھار رقم (جس کے ملنے کا غالب گمان ہو) خواہ نقد رقم کی صورت میں دی ہو یا مالِ تجارت بیچنے کی وجہ سے واجب ہوئی ہو	قیمت	
7	غیر ملکی کرنسی (موجودہ ریٹ سے)	قیمت	
8	کمپنی کے شیئرز جو تجارت (Capital Gain) کی نیت سے خریدے ہوں، ان کی پوری قیمت (موجودہ مارکیٹ ویلیو)	قیمت	
9	جو شیئرز نفع (Dividend) کی غرض سے خریدے گئے ان میں کمپنی کے ناقابلِ زکاۃ اثاثے (Operating Assets) جیسے بلڈنگ، مشینری وغیرہ کو منہا کیا جاسکتا ہے (اور بہتر ہے کہ احتیاطاً ان کی پوری قیمت لگائی جائے)۔	قیمت	
10	بچت سرٹیفکیٹ جیسے (NIT,NDFC,FEBC) صرف اصل رقم پر زکاۃ ہوگی)۔ (دیکھئے! حاشیہ نمبر:2)	قیمت	
11	کسی جگہ اپنی امانت رکھوائی ہوئی رقم /سونا /چاندی /مالِ تجارت	قیمت	
12	کمیٹی (بی سی) میں اپنی جمع شدہ رقم (جب کہ بی سی وصول نہ ہوئی ہو)	قیمت	
13	خام مال جو مصنوعات بنا کر فروخت کرنے کے لیے خریدا گیا	قیمت	
14	تیار شدہ مال کا اسٹاک	قیمت	
15	کاروبار میں شراکت کے بقدر حصہ (قابلِ زکاۃ اثاثوں کی مالیت مع نفع)	قیمت	
	کل مالِ زکاۃ کی مالیت رقم کی شکل میں		

وہ رُقوم جو مِنہا کی جائیں گی

1	واجب الاداء قرضہ (دیکھئے! حاشیہ نمبر: 3)	قیمت	
2	کمیٹی (بی سی) کے بقایا جات (اگر کمیٹی مل چکی ہو)	قیمت	
3	یوٹیلٹی بلز جو زکاۃ نکالنے کی تاریخ تک واجب ہو چکے ہوں	قیمت	
4	پارٹیوں کی ادائیگیاں جو ادا کرنی ہوں	قیمت	
5	ملازمین کی تنخواہیں جو زکاۃ نکالنے کی تاریخ تک واجب ہو چکی ہوں	قیمت	
6	گزشتہ سال کی زکاۃ کی رقم، اگر ابھی تک ذمہ میں باقی ہو	قیمت	
7	قسطوں پر خریدی ہوئی چیز کی واجب الاداء قسطیں	قیمت	
	کل رقم		

خُلاصہ

کل مالِ زکاۃ		
وہ رقم جو مِنہا کی جائے گی		
وہ رقم جس پر زکاۃ واجب ہے (قابلِ زکاۃ رقم)		
مقدارِ زکاۃ (قابلِ زکاۃ رقم کو چالیس پر تقسیم کرنے کے بعد جو نتیجہ حاصل ہو)		

مندرجہ بالا نقشہ کی مدد سے آپ کے لیے اپنی زکاۃ کا حساب کرنا آسان رہے گا۔ آپ کے پاس جو قابلِ زکاۃ اثاثے ہوں اُن کی قیمت مذکورہ نقشہ کے خانوں میں لکھیں، اس کے بعد تمام رقوم کو جمع کریں اور پھر اس کے بعد والے نقشہ کی مدد سے اپنے اوپر لئے گئے قرضوں کی تفصیلات کے بارے میں لکھیں، ان قرضوں کی تمام رقوم کو جمع کریں اور پھر کل مالِ زکاۃ کی رقم سے ان قرضوں کو منہا کر دیں، اس کے بعد حاصل شدہ عدد کو چالیس پر تقسیم کر لیں، حاصل شدہ عدد آپ کی مقدارِ زکاۃ بتا دے گا۔

حاشیہ نمبر 1 اگر بیچنے کی حتمی نیت نہ ہو بلکہ کرایہ پر دے کر کمانے کی نیت ہو یا ویسے ہی سرمایہ محفوظ کرنے کے لیے کوئی جائیداد خریدی تو زکاۃ واجب نہ ہو گی۔ حاشیہ نمبر 2 اگرچہ موجودہ حالات میں اِن کا خریدنا جائز نہیں۔ حاشیہ نمبر 3 البتہ وہ بڑے پیداواری قرضے جن سے قابلِ زکاۃ اَموال خریدے جائیں مِنہا نہ ہوں گے۔ (اِسلام اور جدید معیشت و تجارت، ص: 94)

الحدیث، ترجمہ: جو شخص دس آیات کی تلاوت کسی رات میں کرے وہ غافلین میں شمار نہیں ہوگا۔ (مستدرک حاکم: 2042، اسنادہ ضعیف)

خواتین کے لیے جنت میں جانے کے راستے

ماہنامہ مدیر علم و عمل لاہور

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ

1 شوہر کی اطاعت کرلیں اور کامل فرماں برداری کرلیں، پوری بات مان لیں اور صحیح طور پر خدمت کرلیں ناراضگیاں، خفگیاں اور بغض ولڑائیاں ختم کرلیں اور جنت میں جانے کا دروازہ چن لیں۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں، کس سے اندر جانا ہے؟ 2 اپنی زبان کو قابو میں رکھ لیں۔غیبتیں، چغلیوں اور جھوٹ وغیرہ سے مکمل بچ جائیں اور نماز بروقت کی پابندی کرلیں۔ اگر پاس زیور وغیرہ ہے یعنی اگر صاحبِ نصاب ہیں تو زکوٰۃ ادا کرتی رہیں اور ماہِ رمضان شریف کے روزے رکھتی رہیں۔ اُن کے لیے پھر باب الریان جنت کا دروازہ بھی حاضر ہے اور دیگر جنت کے راستے بھی اُن کے لیے کھلے ہیں۔ 3 اعمال کی پابندی جاری رکھیں، جادو ٹونوں سے بچ جائیں اور ناجائز تعویذات سے بچ جائیں، بلاوجہ دم جھاڑے کے پیچھے نہ پڑیں، مسنون اعمال اور وظائف کا اہتمام فرمائیں، بالخصوص صبح وشام کے اذکار جاری رکھیں۔ پھر جنت میں جانے کی بھرپور اُمید رکھیں، جس لائن میں رش کم ہو اس لائن سے اندر چلی جائیں 4 ایسے کام کرگزریں جن سے اِن کا نام اور شمار صالحین میں آجائے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق: اے اطمینان والی جان! تو رب کی طرف خوشی خوشی چلتی جا، اور میرے بندوں میں شامل ہوجا اور جنت میں چلی جا۔ (سورۃ، آیت:30-27)۔

5 زندگی بھر پاکدامن رہنے کے ساتھ ساتھ پردہ کا اہتمام کیا جائے۔ تلاوت، درود شریف اور اذکار کے ساتھ اپنے آپ کو مزین و آراستہ کیا جائے۔ روحانی زیورات اور روحانی ناشتہ اور روحانی کھانے، انہیں اعمال، تسبیحات اور اذکار کی صورت میں بڑھ چڑھ کر بڑھائے جائیں۔ پھر خواتین کسی ولی سے کم نہیں۔ اور جدھر ولی لوگ جائیں گے ادھر ہی ان کا راستہ جائے گا

اللہ تعالیٰ ہمیں زندگی بھر جنت والا سیدھا راستہ اپنانے کی توفیق عطا فرمائیں آمین ثم آمین

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ

(بقیہ، ص23 کا)

مسئلہ 11 اگر کسی نے پان یا نسوار روزہ کی حالت میں منہ میں رکھ کر فوراً باہر نکال دی اور تھوک دی اور اس کو یقین ہو کہ اس کا کوئی حصہ وذرہ پیٹ میں نہیں گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اگرچہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔ لیکن مروجہ طریقہ پر پان یا نسوار کے استعمال میں اس کو زیادہ وقت تک منہ میں رکھا جاتا ہے اور اس سے لعاب پیدا ہوتا ہے، اور ایسی صورت میں پان یا نسوار کا کوئی جزو پیٹ میں داخل ہونے کا قوی امکان ہے، جس میں روزہ ٹوٹنے کا غالب گمان ہوتا ہے، اس لئے اس سے پرہیز کرنا ہی ضروری ہے۔

(مجمع الانھر: ۱/۲۴۷، کویتیہ: 111/1)

ضروری اور غیر ضروری کا درست تعین کیجیے!

مولانا محمد یوسف میواتی صاحب

حضرت مولٰنا محمد امین شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور اپنی تنگ دستی کا شکوہ کرتے ہوئے کہا: حضرت! گھر کے خرچ پورے نہیں ہو رہے، قرض بڑھتا چلا جارہا ہے، کوئی وظیفہ بتا دیجیے تاکہ اس مشکل سے چھٹکارا ملے۔ حضرت نے پوچھا کہ گھر میں روزانہ کیا سالن پک رہا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ عام طور پر تو سادہ سالن جب کہ تین چار دن بعد گوشت بھی پک جاتا ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ آپ وظیفہ کی بات کررہے ہو اور زندگی میں اعتدال اور خرچ کرنے میں میانہ روی نہیں ہے۔ ارے خدا تعالیٰ کے بندے! سالن نمک کے بغیر کھا سکتے ہو تو کھانا گوارا کرو۔ جب تک آپ کے ذمہ قرض ہے اس وقت تک ہلکی چیزوں پر کفایت کرو اور خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کرو، بے اعتدالی سے اپنے آپ کو بچاؤ۔

قرآن وسنت کی تعلیم اسلام میانہ روی کی تعلیم دیتا ہے۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، ترجمہ: اور نہ تو (ایسے کنجوس بنو کہ) اپنے ہاتھ کو گردن سے باندھ کر رکھو، اور نہ (ایسے فضول خرچ کہ) ہاتھ کو بالکل ہی کھلا چھوڑ دو، جس کے نتیجہ میں تمہیں قابلِ ملامت وقلاش ہو کر بیٹھنا پڑے۔ (سورۃ بنی اسرائیل، آیت: 29)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا، ترجمہ: خرچ کرنے میں میانہ روی کرنا آدھی معیشت ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی: 6148، حسن لغیرہ)

بے اعتدالی کے معاشی ومعاشرتی نقصانات معاشی تنگ دستیوں کی وجہ سے انسان طرح طرح کے گناہوں اور معاشرتی برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ تنگ دستی میں آدمی عموماً قرض خواہ کے سامنے جھوٹ، وعدہ خلافی، امانت میں خیانت اور حرام ذرائع آمدن اختیار کرتا ہے، حقوق کا احساس آہستہ آہستہ کمزور پڑتا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ قرضے، لڑائی جھگڑے، بیماریاں، پریشانیاں بڑھتی جاتی ہیں اور عبادات میں بھی یکسوئی ختم ہو جاتی ہے۔

غرض فضول خرچی اور بے اعتدالی سے اپنے اسٹیٹس (مالی حیثیت ومعیار) کے توازن کو خراب کر ڈالنا دین ودُنیا دونوں کے اعتبار سے سخت نقصان دہ ہے۔ اعتدال پسند آدمی تو اخراجات میں بھی تدبیر سے کام لیتا ہے۔ راحت وسکون اس بات کا نام نہیں ہے کہ زیادہ لذیذ کھانے کھائے، بلکہ راحت وسکون میانہ روی اور کفایت شعاری میں ہے، خواہشات کو جتنا بڑھائیں بڑھتی جائیں گی۔ اگر ہم خود کو تھوڑے اور کفایت شعاری کا عادی بنالیں اور ''ضروری وغیر ضروری'' کا درست تعین کرلیں تو ہزار مصیبتوں اور تکالیف سے نجات مل سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تمام اُمور میں اعتدال والا راستہ اپنانا نصیب فرمائیں آمین ثم آمین

تراویح کا اہتمام کیجیے!

مولانا محمد مجاہد صاحب

روزہ اور تراویح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کو فرض فرمایا اور میں نے رمضان کی شب بیداری کو (تراویح و قرآن کریم کے لیے) تمہارے لیے (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) سنتِ (مؤکدہ) بنایا (لہذا مؤکدہ ہونے کی وجہ سے ضروری ہے) جو (مرد و عورت) حالتِ ایمان میں اور ثواب کی اُمید کے ساتھ رمضان کا روزہ رکھے اور رمضان کی شب بیداری کرے وہ اپنے گناہوں سے اُس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن اُس کو اُس کی ماں نے جنا تھا۔

(سنن نسائی، رقم الحدیث: 2210، اسنادہ حسن)

روزہ اور قرآن کریم کی سفارش روزہ اور قرآن کریم دونوں قیامت کے دن بندہ کی شفاعت (یعنی بخشش کی سفارش) کریں گے، (اس طرح کہ) روزہ کہے گا اے میرے پروردگار! میں نے اس (تیرے بندہ، بندی) کو کھانے (پینے) اور نفسانی خواہش سے روکے رکھا، سو اِس کے حق میں میری سفارش قبول کیجیے۔ اور (اسی طرح) قرآن کریم کہے گا کہ میں نے اسے سونے سے روکے رکھا، سو اِس کے حق میں میری سفارش قبول کیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اِن دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔ (مسند احمد، رقم الحدیث: 6626، حسن لغیرہ)

تراویح کی فضیلت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا "جس (مرد و عورت) نے ماہِ رمضان میں قیام کیا (یعنی تراویح پڑھی)، ایمان اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے تو اُس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے گئے۔ (صحیح البخاری، باب تطوع قیام رمضان من الایمان: 37)

تراویح سنتِ مؤکدہ ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تین رات 20 رکعت تراویح جماعت سے پڑھائیں، پھر اُمت پر فرض ہو جانے کے خوف سے اسے چھوڑ دیا۔ اس لیے یہ سنت ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ابتدائے خلافت میں لوگ علیحدہ علیحدہ تراویح پڑھتے تھے، ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ماہِ رمضان میں لوگوں کو مسجد میں اپنی اپنی تراویح پڑھتے دیکھا تو سب کو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت میں جماعت سے تراویح پڑھنے کا حکم دیا۔

(کنز العمال، رقم الحدیث: 23469، اِسنادہ ضعیف)

خلفائے راشدین کی اطاعت عینِ سنت ہے، جس کے اِتباع کا ہمیں حکم ہے۔

تراویح کا چھوڑنا گناہ ہے تراویح کی جماعت "سنت کفایہ" ہے۔ اس کی جماعت کا بہت ثواب ہے، اور خود نمازِ تراویح "سنتِ مؤکدہ" ہے۔ لہذا بلا عذر تراویح نہ پڑھنے سے گناہ ہوتا ہے۔

(الہندیہ، فصل فی التراویح 116/1)

سحری و اِفطاری میں معاونت کیجیے!

مولانا سعید قاسم صاحب
لاہور

سب لوگ دسترخوان پر بیٹھ چکے تھے،صرف دادی اماں ابھی تک دعاؤں میں مصروف تھیں۔امی جان سحری بنا چکی تھیں اوراب وہ آپی حفصہ کے ساتھ مل کر دسترخوان پر کھانا لگا رہی تھیں۔امی جان!میں بھی روزے رکھا کروں گا۔سات سالہ عمار نے کہا۔امی جان !پچھلے سال بھی آپ نے مجھے روزے نہیں رکھنے دیئے تھے۔لیکن اس سال میں بھی ضرور روزے رکھوں گی،ننھی حمنہ نے بھی احتجاج کیا۔شاباش!بچو آپ دونوں کا جذبہ بہت نیک ہے،لیکن آپ ابھی بہت چھوٹے ہو۔چھوٹے بچوں کے لیے روزہ رکھنا کافی مشکل ہوتا ہے۔امی جان نے ان کا جذبہ سراہتے ہوئے اُنہیں پیار سے سمجھایا۔لیکن ابوجان! میں نے مسجد میں امام صاحب سے سنا ہے کہ روزہ رکھنے پر ڈھیر ساری نیکیاں ملتی ہیں،اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں،اور روزے داروں کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے جنت میں داخل ہونے کا ایک خاص دروازہ بنا رکھا ہے،جس سے صرف روزے دار داخل ہوں گے

(صحیح البخاری،باب الریان للصائمین،رقم الحدیث 1896)

اگر میں روزہ نہیں رکھوں گا تو یہ سب انعامات کیسے حاصل کرسکوں گا؟ہاں ابوجان!اور میں نے بھی اپنی اسلامیات کی استانی صاحبہ سے سنا ہے کہ جو روزہ نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ اس سے بہت ناراض ہوتے ہیں،اور اس کی مغفرت نہیں فرماتے، بلکہ اسے سزا دیتے ہیں۔مجھے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے ڈر لگتا ہے۔ننھی حمنہ نے فکر مندی سے کہا۔بچو!آپ نے بالکل ٹھیک سنا ہے،لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہیں،اس لیے اللہ تعالیٰ نے بیماروں اور چھوٹے بچوں کو روزہ رکھنے کا حکم نہیں دیا ہے،ابوجان نے کہا۔ لیکن امی جان!اس طرح تو ہم جیسے بچے روزے کی فضیلتوں سے محروم رہیں گے؟عمار نے افسوس سے کہا

حل: بچو...!اس کا حل ہے۔انہوں نے دیکھا کہ دادی اماں بھی سحری کے لیے آرہی تھیں،دادی اماں! جلدی بتایئے وہ کیا حل ہے؟بچوں نے خوش ہو کر کہا بچو!ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا''اگر کوئی شخص روزہ دار کا روزہ صرف ایک کھجور،پانی یا دودھ کے گھونٹ ہی سے کھلوادے گا تب بھی اسے اللہ تعالیٰ اتنا ہی ثواب عطا فرمائیں گے (جتنا کہ روزہ رکھنے والے کو عطا فرماتے ہیں)۔

(شعب الایمان،رقم الحدیث:3336،اِسنادہ ضعیف)

بچو!اگر آپ بھی افطاری کی تیاری میں اپنی امی جان کی مدد کریں گے اور گھر میں روزے داروں کی خدمت کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو بھی روزے داروں جتنا ثواب عطا فرمائیں گے۔ابوجان نے کہا۔''اب تو ہم سحری و اِفطاری میں خوب مدد کیا کریں گے اِن شاءاللہ تعالیٰ!'' بچے جوش وجذبہ سے پکار اُٹھے،اور امی جان کے ساتھ معاونت کرنے لگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ: هَلْ تَدْرُوْنَ كَيْفَ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ؟ قُلْنَا: هِيَ مِثْلُ اَبْوَابِنَا، قَالَ: لَا، هِيَ هٰكَذَا بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ

حضرت عبداللہ الرقاشی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کرم اللہ وجہہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ (ہم سے) فرما رہے تھے کہ کیا تم جانتے ہو کہ جہنم کے دروازے کیسے ہیں؟ تو ہم نے کہا: ہمارے دروازوں کی طرح ہیں۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا نہیں! بلکہ بعض بعض کے اوپر ہیں (یعنی اوپر نیچے سات طبقات ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ جہنم کے کُل سات طبقات اور دروازے ہیں)۔

(تفسیر القرطبی، سورۃ الحجر، آیت:44)

جب کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ایک حدیث شریف میں ہے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا "جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ان میں ایک دروازے کا نام "ریّان" ہے۔ جس سے داخل ہونے والے صرف روزہ دار ہوں گے۔ (صحیح البخاری، باب صفة ابواب الجنة، رقم الحدیث:3257)

بعض علماء نے لکھا ہے کہ فرض نماز کی کل سترہ رکعتیں ہیں: آٹھ رکعتیں دن کی ہیں۔ یعنی چار فرض ظہر کے اور چار فرض عصر کے۔ جو اِن کی پابندی کرتا ہے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے سات طبقے ہیں۔ اور رات کی سات فرض رکعات ہیں: تین فرض مغرب کے اور چار فرض عشاء کے۔ اِن ساتوں رکعتوں کی پابندی سے اس کے حق میں جہنم کے ساتوں طبقے بند کر دیئے جاتے ہیں اور فجر کی دو رکعت ہیں۔ ان کے بارے میں علماء نے لکھا ہے کہ ایک رکعت سے دن کے اور ایک رکعت سے رات کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں

اِنسانی سات اعضاء

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ اپنے سات اعضاء کو بھی نصیحت کرنی چاہیے۔ وہ سات اعضاء یہ ہیں: آنکھ، کان، زبان، پیٹ، شرمگاہ، ہاتھ اور پاؤں۔

انہی اعضاء سے اعمال کیے جاتے ہیں۔ اگر اِن میں احتیاط نہ رہی اور اِن اعضاء سے گناہ ہوتے رہے تو اس کے لیے جہنم کے ساتوں طبقوں سے ہر عضو کے بدلے جہنم کا ایک طبقہ تیار ہے۔

اس لیے ہمیں اِن اعضاء سے حرام کردہ چیزوں سے بچنا ہوگا، اور نیکی کی طرف بڑھنا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے حق میں جہنم کے ساتوں دروازے بند اور جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیں آمین۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اعتکاف

◉ گزشتہ سالوں کی طرح جامعہ میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیراہتمام اِس جامعہ میں سنٹر بنا اور شعبہ حفظ کا امتحان ہوا، جس میں اِس جامعہ کے طلباء کے علاوہ دیگر مدارس سے تقریباً دوسو سے زائد طلباء کرام نے حفظِ قرآن کریم کا اِمتحان دیا۔

اسی طرح وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اِہتمام اِس جامعہ میں شعبہ کتب کے سالانہ امتحان سنٹر بنا اور 30 جنوری تا 5 فروری امتحانات جاری رہے

◉ گزشتہ سالوں کی طرح اِس سال بھی ماہِ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اِس جامعہ میں مَرد حضرات کے لیے اعتکاف میں بیٹھنے کا اہتمام و انتظام ہوگا اِن شاءاللہ تعالیٰ۔

◉ اس جامعہ میں اعتکاف کی خاص اور نمایاں چیز یہ ہے کہ دورانِ اعتکاف اِس جامعہ کے مہتمم و مدیر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کی بعد نمازِ تراویح معتکفین کے ساتھ خصوصی نشست کا اہتمام ہوتا ہے، جس میں دِینی مسائل اور روز مرّہ پیش آنے والی بہت سی دینی باتیں بڑے عام فہم انداز میں عملی طور پر سکھلائی جاتی ہیں

◉ اِس جامعہ میں درجہ کتب میں داخلے عیدالفطر کے بعد ۱۰ رشوّال ۱۴۴۵ھ ربمطابق 20 اپریل بروز ہفتہ سے ہونا طے پائے ہیں۔ جو کہ تقریباً ایک ہفتہ جاری رہیں گے اِن شاءاللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی علم دین حاصل کرنے کی توفیق دیں آمین

شعبہ کتب و شعبہ اِسکول میں داخلے

◉ درجہ اولیٰ کے داخلہ کے لیے میٹرک پاس ہونا ضروری ہوگا، جب کہ میٹرک وحافظِ قرآن کو ترجیح داخلہ میں ترجیح حاصل ہوگی اِن شاءاللہ تعالیٰ۔

◉ درجہ ثانیہ تا درجہ سابعہ (موقوف علیہ) میں داخلہ کے خواہش مند ممتاز درجہ میں پاس ہونے والے طلباء بھی چند مخصوص نشستوں پر داخلہ لے سکتے ہیں۔

◉ دورۂ حدیث شریف میں داخلہ کے لیے جید جدًّا یا کم از کم جید درجہ میں پاس ہونا ضروری ہوگا۔

◉ درجہ موقوف علیہ اور دورہ حدیث شریف کے طلباء کو ''ماہانہ معقول وظیفہ'' بھی دیا جاتا ہے۔ جب کہ شادی شدہ طلباء کو کچھ اِضافی وظیفہ بھی دیا جاتا ہے

◉ داخلہ کے خواہش مند طلباء کا سابقہ اَسناد وغیرہ کے ساتھ اپنا اصل شناختی کارڈ اور اُس کی ایک عدد فوٹو کاپی ساتھ لانا ضروری ہوگا۔ بصورتِ دیگر اپنے والد یا سرپرست کے شناختی کارڈ کی کاپی ہمراہ لانا ضروری ہوگا۔ داخلہ کے لیے والد سرپرست کو بھی ساتھ آنا ہوگا

◉ اِس جامعہ کے دینی و تربیتی پُرسکون ماحول میں شعبہ اسکول میں ''جماعت ہشتم تا جماعت دہم'' (سائنس و آرٹس) میں رہائشی و غیر رہائشی داخلے جاری ہیں۔

جو اَحباب اِس دینی و تربیتی اور علماء کرام کی زیرِ نگرانی اپنے بچوں کو اسکول کی تعلیم دلوانے کے خواہشمند ہوں وہ 0321-4200041 پر رابطہ کر کے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

Monthly ILM-O-AMAL Lahore
CPL No. 200

زکوٰۃ، صدقات، عطیات اور فطرہ جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور کو دیجیے

اس کے علاوہ تعمیراتی سامان (سیمنٹ، سریا، بجری، ماربل، سینٹری، الیکٹرک کا سامان وغیرہ) اور اسی طرح یوٹیلٹی بلوں اور اجناس (گندم، چاول، دالیں، آٹا، چینی، آئل وغیرہ) کی مد میں بھی صدقہ جاریہ بنا سکتے ہیں۔

دفترِ جامعہ میں نقد، منی آرڈر یا بذریعہ بینک (درجِ ذیل اکاؤنٹ) میں رقم بھجوا کر اِدارہ سے رسید حاصل کی جا سکتی ہے۔

اپنے اور اپنے پیاروں کے لیے آخرت میں ہمیشہ جاری رہنے والے اَجر و ثواب کے لیے آج ہی سرمایہ کاری کیجئے!

صدقۂ فِطر کی مقدار

رمضان کریم 1445ھ بمطابق 2024ء

اپنے شہر اور علاقہ سے مذکورہ اَجناس کی تازہ قیمت معلوم کر کے فطرانہ کی اَدائیگی کیجیے!

- گندم / گندم کا آٹا » تقریباً 2 کلو
- کھجور / چھوارہ » تقریباً 4 کلو
- جو / جو کا آٹا » تقریباً 4 کلو
- کشمش » تقریباً 4 کلو

رسالہ ماہنامہ علم و عمل لاہور کی رقم جمع کرانے کے لئے

« "بینک الفلاح" کا اَکاؤنٹ نمبر: 5575-5000028650

« "البرکہ بینک" کا اَکاؤنٹ نمبر: 0322-0102580779016

بنام: Mahnama ilm-o-amal Lahore

ماہنامہ علم و عمل لاہور کے اِجراء اور معلومات کے لئے رابطہ نمبرز:
1 0302-4143044
2 0331-4546365

مدرسہ کے لئے رابطہ نمبر:
0322-8405054
0321-4200041
042-35272270

جامعہ عبداللہ بن عمر (رجسٹرڈ) 23 کلومیٹر فیروز پور روڈ، گجومتہ نزد کاہنہ نو لاہور پاکستان
پوسٹ کوڈ 53100